प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 54 Friday 23th October 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلدنمبر۹،شمارہ نمبر ۵۴ رمورخہ ر ۲۳ راکتوبر ۲۰۲۶ء، بروز جمعہ،۱۱ رجمادی الاول ر ۱۴۴۸ھ، قیمت ۲ رروپے،صفحات:۴

5, औरंगाबाद विभाग पदवीधर मतदारसंघ निवडणूक 2026 | राष्ट्रवादी काँग्रेस, भाजप, शिवसेना महायुतीचे अधिकृत उमेदवार
अ.क्र. 2
चव्हाण सतीश भानुदासराव
बी.ई. (मेकॅ.)
पसंती क्र. 1
यांनाच प्रथम पसंतीचे मत देऊन विजयी करा !
मतदान - शुक्रवार , दि. 23 ऑक्टोबर 2026 वेळ - सकाळी 8:00 ते दुपारी 4:00 पर्यंत
मतदार यादीत आपले नाव पाहण्यासाठी 0794 344 9512 या टोल फ्री क्रमांकावर संपर्क साधावा.
प्रकाशक : नितीन बागवे

آج ’’ہر گلی میں جنتر منتر‘‘ نعرہ کیساتھ ملک گیر احتجاج

نئی دہلی: (ایجنسی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج اور ایس آئی آر کی منسوخی کے مطالبے کے ساتھ جمعہ ۲۳ راکتوبر کو نئی دہلی میں ایک عوامی مارچ نکالا جائے گا، جس کی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔ اس مارچ میں کئی ممتاز سماجی کارکنوں، طلبہ رہنماؤں، وکلا اور عوامی شخصیات کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ’پیپلز مارچ ٹو ری کلیم ڈیموکریسی‘ (جمہوریت کی بازیابی کیلئے عوامی مارچ) کے نام سے منعقد ہونے والے اس احتجاج کا اہتمام ’پیپل اگینسٹ ایس آئی آر‘ پلیٹ فارم نے کیا ہے۔ مارچ میں شرکت کیلئے کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے، طلبہ لیڈر نیہا بورا، آتسی گھوش اور سینئر وکیل پرشانت بھوشن شامل ہیں۔ ان کے ساتھ ہی وزیر مالیات نرملا سیتارمن کے شوہر اور مشہور ماہر معاشیات پرکلا پربھاکر، مشہور اداکار پرکاش راج، مصنف اور معروف سماجی کارکن تشار گاندھی اور دیگر شامل ہیں۔ منصوبے کے مطابق دہلی میں مارچ کا آغاز کناٹ پلیس میں واقع بنگلہ صاحب گردوارے سے ہوگا۔ شرکاء وہاں سے پٹیل چوک کے قریب واقع الیکشن کمیشن کے دفتر کی جانب روانہ ہوں گے۔ منتظمین نے واضح کیا ہے کہ وہ احتجاج کے لیے پولیس سے اجازت نہیں لیں گے۔

سعودی عرب: حوثی حملوں میں ہندوستانی شہری ہلاک، ۴ رہزار عمرہ عازمین پھنس گئے

سعودی عرب (ایجنسی) سعودی عرب میں بدھ کو ایک ہوائی اڈے اور تیل کے ایک میدان پر حملوں میں ایک ہندوستانی شہری ہلاک اور کم از کم تین دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ حملے ایسے وقت میں ہوئے جب ایران کی حمایت یافتہ یمن کی حوثی ملیشیا، یعنی یمن کی حوثی مسلح تحریک، جسے ایران کی حمایت حاصل ہے، نے سعودی عرب کے ہوابازی اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی کارروائیاں تیز کردی ہیں۔ ہندوستان نے شہری اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر ہونے والے حملوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے انہیں ’’مکمل طور پر ناقابل قبول‘‘ قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ انہیں فوری طور پر روکا جائے۔ ان حملوں کے باعث ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان پروازیں بھی متاثر ہوئی ہیں، جس کے نتیجے میں عمرہ کی ادائیگی کیلئے سعودی عرب جانے والے ہزاروں ہندوستانی عازمین وہاں پھنس گئے ہیں۔ علاقے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور سلامتی سے متعلق خدشات کے درمیان فضائی کمپنیوں کی جانب سے پروازیں منسوخ کیے جانے کے بعد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تقریباً ۴ رہزار ہندوستانی عازمین پھنسے ہوئے ہیں۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسدالدین اویسی نے حکومت اور ہوابازی کے نگران ادارے سے اپیل کی ہے کہ عازمین کی وطن واپسی کیلئے اضافی پروازوں کا انتظام کیا جائے۔ اویسی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان سے تعلق رکھنے والے تقریباً ۴ رہزار عازمین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے انڈیگو، آکاسا ایئر اور ایئر انڈیا کے ذریعے سفر کیا تھا، لیکن ان فضائی کمپنیوں کی پروازیں منسوخ ہونے کے باعث وہ وہیں رک گئے ہیں۔ اویسی نے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) سے مطالبہ کیا کہ فضائی کمپنیوں کو بڑے طیارے چلانے کی اجازت دی جائے تاکہ پھنسے ہوئے مسافروں کو واپس لایا جاسکے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہندوستانی عازمین کو ان کے ٹور ایجنٹوں نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے۔ اویسی نے حکومت سے فوری مداخلت اور متاثرہ افراد کی مدد کی اپیل بھی کی۔

فرض شناس پولیس اہلکار سوداگر ساونت کے اہلِ خانہ کو اسٹیٹ بینک کی جانب سے ایک کروڑ روپے کی مالی امداد پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھوں ایک کروڑ روپے کا چیک سپرد

بیڑ، 19 اکتوبر (نامہ نگار): پرلی دیہی پولیس اسٹیشن میں تعینات پولیس اہلکار سوداگر مانک راؤ ساونت کا جنوری 2026 میں ایک افسوسناک حادثے میں انتقال ہوگیا تھا۔ خاندان کا بنیادی سہارا چھن جانے سے اہلِ خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ تاہم، ان کے خاندان کو مالی سہارا فراہم کرنے کے لیے بھارتی اسٹیٹ بینک (SBI) کی جانب سے ’سیلری پیکیج اکاؤنٹ‘ کے تحت ملنے والی ایک کروڑ روپے کی بیمہ رقم کا چیک حال ہی میں ان کی اہلیہ محترمہ سنندا سوداگر ساونت کے حوالے کیا گیا۔ 14 اکتوبر 2026 کو بیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھوں یہ رقم ان کے سپرد کی گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، پولیس اہلکار سوداگر مانک راؤ ساونت پرلی دیہی پولیس اسٹیشن میں پوری دیانت داری اور فرض شناسی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ 16 جنوری 2026 کو دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے بیڑ شہر کے سوراجیہ نگر علاقے میں سرسوتی اسکول کے قریب ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ سڑک پر بنے اسپیڈ بریکر سے ان کی اسکوٹی زور سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں پیش آنے والے شدید حادثے میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس اچانک واقعے سے پولیس محکمہ اور ان کے خاندان کو گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ سوداگر ساونت کا تنخواہ اکاؤنٹ بھارتی اسٹیٹ بینک میں خصوصی زمرے کے تحت ’سیلری پیکیج اکاؤنٹ‘ تھا۔ اس اکاؤنٹ کے تحت کھاتہ دار کی حادثاتی موت کی صورت میں اہلِ خانہ کو خاطر خواہ بیمہ تحفظ فراہم کرنے کی سہولت موجود ہے۔ خاندان پر آنے والی اس مصیبت کو مدنظر رکھتے ہوئے بینک کے افسران نے حساسیت اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیمہ دعوے سے متعلق دستاویزات اور دیگر کارروائی جلد مکمل کی۔ اس عمل میں بھارتی اسٹیٹ بینک کے علاقائی منیجر امیت دھولے، چیف منیجر یوگیش رینڈالکر، سہیوگ نگر برانچ کے منیجر شری کانت انجنکر اور سیلری پیکیج شعبے کے افسر پروین تڈکے نے خصوصی کوششیں کیں۔ ان کی مسلسل محنت کے نتیجے میں ایک کروڑ روپے کی یہ بڑی مالی امداد بروقت منظور ہو سکی۔ بیمہ رقم منظور ہونے کے بعد 14 اکتوبر 2026 کو پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھوں مرحوم پولیس اہلکار کی قانونی وارث اور اہلیہ محترمہ سنندا ساونت کو ایک کروڑ روپے کا چیک حوالے کیا گیا۔ اس معاملے میں بینک کے افسران کے ساتھ بیڑ پولیس محکمہ کے افسران نے بھی خاندان کا ساتھ دیتے ہوئے اہم کردار ادا کیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کے پولیس ویلفیئر شعبے میں تعینات اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر (API) سچن کُپرے، ہیڈکوارٹر کے پولیس انسپکٹر (PI) پانڈورنگ دلائی اور ملازمہ جے شری شندے نے اس معاملے کی مسلسل پیروی کی اور ساونت خاندان کو ان کا جائز حق دلانے کے لیے خصوصی کوششیں کیں۔ پولیس محکمہ اور بھارتی اسٹیٹ بینک کی بروقت کارروائی اور باہمی تعاون کے نتیجے میں مصیبت کا شکار ایک پولیس اہلکار کے خاندان کو مستقبل کے لیے مضبوط مالی سہارا حاصل ہوا ہے۔ پولیس محکمہ میں اس مثبت اور ہمدردانہ اقدام کی بڑے پیمانے پر ستائش کی جارہی ہے۔

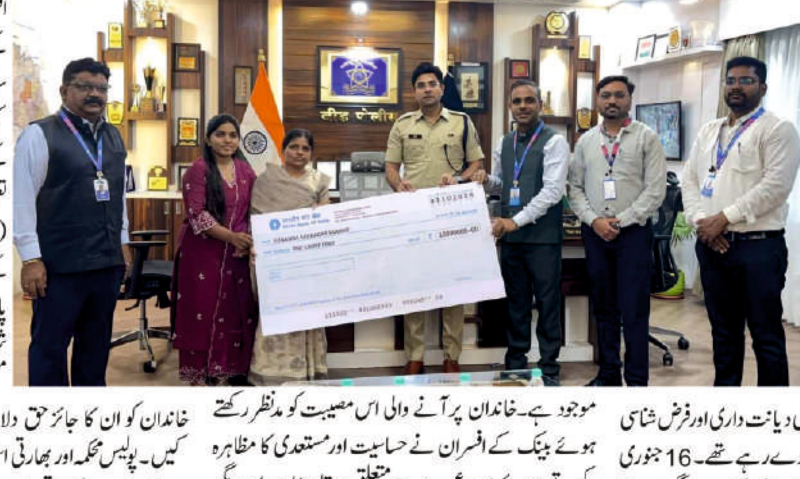

اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخابات 2026:

ووٹنگ مشینیں اور انتخابی سامان کے ساتھ پولنگ ٹیمیں مراکز کے لیے روانہ

آٹھوں اضلاع میں انتخابی سامان کی تقسیم مکمل 842 مراکز پر صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک ہوگی ووٹنگ

اورنگ آباد (محکمہ اطلاعات)، 22 اکتوبر: اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخابات 2026 کے سلسلے میں چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کے آٹھوں اضلاع میں آج انتخابی سامان کی تقسیم کا عمل مکمل کرلیا گیا۔ بیلٹ بکس اور دیگر ضروری انتخابی سامان کے ساتھ مقررہ افسران اور ملازمین پر مشتمل پولنگ ٹیمیں اپنے متعلقہ پولنگ مراکز کے لیے روانہ ہوگئیں۔ کل جمعہ، 23 اکتوبر کو صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک ڈویژن کے 842 پولنگ مراکز پر ووٹنگ ہوگی۔ انتظامیہ نے انتخابات کے لیے تمام تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔

بلدیہ پر مسلم قیادت کی حکومت، پھر بھی بشیر گنج سے جونا بازار تک سڑک نظر انداز

کیوں؟ آخر مجبوری کیا ہے؟ بیڑ بلدیہ کی مسلم قیادت سے قاضی محیب الرحمٰن کا سوال

بیڑ، (نمائندہ) بیڑ شہر میں بشیر گنج سے جونا بازار تک جانے والی اہم سڑک کی خستہ حالی اب بھی برقرار ہے، جس کے باعث شہریوں میں ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ شہریوں کی جانب سے سوال اٹھایا جارہا ہے کہ جب بلدیہ میں مسلم قیادت برسرِ اقتدار ہے، اس کے باوجود اس سڑک کا مسئلہ حل کیوں نہیں ہو رہا؟ آخر اس کے پیچھے کیا وجہ ہے؟ بشیر گنج سے جونا بازار تک کا راستہ مقامی شہریوں، تاجروں، گاڑی چلانے والوں اور طلبہ کے لیے انتہائی اہم ہے۔ تاہم سڑک کی خراب حالت کے باعث لوگوں کو مسلسل پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شہریوں کا مطالبہ ہے کہ سڑک کی فوری مرمت کرکے انہیں راحت فراہم کی جائے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر بلدیہ میں مسلم قیادت ہونے کے باوجود مسلم اکثریتی علاقوں کی سڑکوں کے مسائل حل نہیں ہو رہے ہیں تو پھر اس قیادت کا عام شہریوں کو آخر کیا فائدہ؟ محض اقتدار میں رہنا کافی نہیں، بلکہ عوام کے بنیادی مسائل حل کرنا منتخب نمائندوں کی اہم ذمہ داری ہے۔ انتخابات کے دوران شہریوں سے ترقی کے وعدے کیے جاتے ہیں، لیکن اگر عملی طور پر سڑک جیسی بنیادی سہولت کے لیے بھی لوگوں کو طویل انتظار کرنا پڑے تو یہ تشویش ناک صورتحال ہے۔ شہریوں کے براہِ راست سوالات! بلدیہ میں مسلم قیادت کے باوجود بشیر گنج سے جونا بازار تک سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام اب تک کیوں نہیں ہوا؟ کیا سڑک کی مرمت کے لیے فنڈ دستیاب نہیں ہے یا انتظامی سطح پر ارادے اور سنجیدگی کا فقدان ہے؟ متعلقہ منتخب نمائندے اور بلدیہ انتظامیہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے توجہ کب دیں گے؟ شہریوں کو مزید کتنے دن تک خراب سڑک کی پریشانی برداشت کرنی پڑے گی؟ اگر اقتدار میں رہنے کے باوجود ترقیاتی کام نہیں ہو رہے ہیں تو آخر مجبوری کیا ہے؟ شہریوں کی جانب سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ بشیر گنج سے جونا بازار تک سڑک کا مسئلہ فوری طور پر حل کیا جائے اور اس کی مرمت کا کام شروع کیا جائے۔ توقع ظاہر کی جارہی ہے کہ متعلقہ منتخب نمائندے اور بلدیہ انتظامیہ اس معاملے کو نظر انداز کرنے کے بجائے موقع پر پہنچ کر سڑک کا معائنہ کریں گے اور عملی اقدامات کریں گے۔ اب وعدے نہیں، عملی کام چاہیے! بشیر گنج سے جونا بازار تک سڑک کی مرمت کے سلسلے میں بلدیہ انتظامیہ اور منتخب نمائندے ٹھوس قدم کب اٹھائیں گے؟ اب شہریوں کی نظریں اس بات پر لگی ہوئی ہیں۔

خشک سالی کے حالات میں کوئی بچہ یا ماں غذائی خوراک سے محروم نہ رہے: ضلع کلکٹر وویک جانسن

بیڑ، 21 اکتوبر 2026، پریس ریلیز بیڑ: ضلع میں ممکنہ خشک سالی کی صورتحال کے پیش نظر چھوٹے بچوں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کی صحت کا خصوصی خیال رکھنے کی ہدایت ضلع کلکٹر وویک جانسن نے انتظامیہ کو دی ہے۔ وہ ضلع سطحی غذائی خوراک نگرانی کمیٹی کے جائزہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ آنگن واڑی مراکز کے ذریعے ہزاروں مستحقین کو غذائی خوراک کی فراہمی ضلع کے آنگن واڑی مراکز کے ذریعے 3 سے 6 سال کی عمر کے 59 ہزار سے زائد بچوں کو گرم اور تازہ غذا فراہم کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ 6 ماہ سے 3 سال تک کے بچوں، شدید کم وزن والے بچوں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں سمیت تقریباً 81 ہزار مستحقین کو گھر پہنچ کر غذائی خوراک (THR) فراہم کی جارہی ہے۔ غذائی خوراک کی فراہمی بلاتعطل جاری رکھنے کی ہدایت ضلع کلکٹر وویک جانسن نے ہدایت دی کہ آنگن واڑی مراکز میں اناج، پینے کے پانی اور ایندھن کی مناسب دستیابی یقینی بنائی جائے۔ آئندہ دنوں میں پانی اور دیگر ضروری وسائل کی قلت میں اضافہ ہونے کے باوجود غذائی خوراک کی فراہمی متاثر نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے لیے انتظامیہ ضروری منصوبہ بندی کرے۔ بچوں میں غذائی قلت کی روک تھام کے لیے مشترکہ کوششوں پر زور ضلع کلکٹر نے محکمہ خواتین و بہبود اطفال، محکمہ صحت، محکمہ آبرسانی اور محکمہ مال کو باہمی تال میل کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے آنگن واڑی مراکز میں فراہم کی جانے والی غذا کے معیار، بچوں کی باقاعدہ طبی جانچ اور ٹیکہ کاری پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ غذائی قلت کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں تاکہ خشک سالی کے حالات میں بھی ہر بچے کو مناسب غذا، ہر ماں کو صحت کی سہولیات اور ہر اہل مستحق کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ ضلع انتظامیہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ خشک سالی کے دوران بھی بچوں کی غذائیت اور ماؤں کی صحت کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

ماجل گاؤں میں جمعیت العرب فاؤنڈیشن کا ریاستی سطح کا اجلاس جوش وخروش کے ساتھ منعقد

اچھا کام کریں، سب کو ساتھ لے کر چلیں، میں آپ کے ساتھ ہوں: سہال بھیا چاؤش

ماجل گاؤں / بیڑ (نمائندہ:) خادمین جمعیت العرب فاؤنڈیشن کا ریاستی سطح کا اجلاس ماجل گاؤں کے گڈ لک فنکشن ہال میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں فاؤنڈیشن کے قومی صدر عبدالقادر عبداللہ العمودی، ناصر محمد علی النہادی اور ماجل گاؤں میونسپل کونسل کے ڈپٹی صدر سہال بھیا چاؤس سمیت تقریباً 4 ہزار افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت ڈپٹی صدر سہال بھیا چاؤس نے کی۔ اجلاس میں جمعیت العرب فاؤنڈیشن کے قومی صدر عبدالقادر عبداللہ العمودی، ناصر محمد علی النہادی، عدنان عثمان باشمول، شکیل فضل بافضل، مکرم سلطان الکسیری، مبارک سہال بن حیدر، فیصل عبداللہ الکسیری، عمران عبدالعلیم باہشوان، یاسر یحییٰ باوزیر، محمد ناصر بن حلبی، مبارک سہال بن حفیف، احمد عبداللہ الشہاب اور ناندیڑ کے معروف عالمِ دین مولانا طالب العمودی سمیت متعدد معزز شخصیات موجود تھیں۔ پروگرام کا آغاز مفتی طالب العمودی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد سہال بھیا چاؤس، فیصل چاؤس، طالب چاؤس، اسد چاؤس، حامد مکرانی، عیسیٰ چاؤس اور حامد باسیفت نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ تعلیم، روزگار اور معاشرتی فلاح کے لیے فاؤنڈیشن کا قیامفاؤنڈیشن کے قیام اور مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے ریاستی صدر عبدالقادر العمودی نے بتایا کہ یہ ادارہ تقریباً چار ماہ قبل عرب برادری کے تعلیمی، معاشی اور سماجی مسائل حل کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے۔ ادارے کو خیراتی کمشنر کے دفتر سے باقاعدہ اجازت بھی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن کا بنیادی مقصد عرب برادری کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنا، پولیس بھرتی کے لیے ریاست بھر میں تربیتی مراکز قائم کرنا اور ایم پی ایس سی (MPSC) و یو پی ایس سی (UPSC) جیسے مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے مہاراشٹر میں دو سے تین مقامات پر کوچنگ کلاسز شروع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ غریب اور ضرورت مند خاندانوں کی مالی مدد، چھوٹے کاروبار کرنے والوں کی حوصلہ افزائی، مظلوم اور ضرورت مند افراد کی مدد اور مریضوں کے علاج میں تعاون بھی فاؤنڈیشن کے اہم مقاصد میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ابتدا میں فاؤنڈیشن کو صرف اورنگ آباد تک محدود رکھنے کا ارادہ تھا، لیکن ریاست بھر سے عرب برادری کی جانب سے ملنے والے زبردست ردِعمل کے بعد اس کے دائرۂ کار کو پورے مہاراشٹر تک وسیع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اب تک مراٹھواڑہ کے مختلف علاقوں میں فاؤنڈیشن کا نیٹ ورک قائم کیا جاچکا ہے۔ چار اضلاع کی عاملہ کا اعلان اجلاس کے دوران اورنگ آباد، جالنہ، پربھنی، ناندیڑ اور مالیگاؤں کے ضلعی صدور اور عاملہ کے اراکین کا اعلان کیا گیا۔ متعلقہ ضلعی صدور کو تقرری نامے بھی حوالے کیے گئے۔ عبدالقادر العمودی نے کہا کہ وہ معاشرے کے مسائل حل کرنے کے لیے چوبیس گھنٹے دستیاب ہیں۔ عرب برادری کے افراد کو جب بھی مدد کی ضرورت ہو، وہ فاؤنڈیشن سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ریاست بھر میں ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس موقع پر ناصر النہادی، عمر مکرانی اور عمران باحشوان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بیڑ ضلع میں عرب برادری کے مسائل اجاگر پروگرام کی تمہیدی تقریر روزنامہ کشمکش اور دیویہ وارتا کے چیف ایڈیٹر ابوبکر بن قمر بن سعید باصفت نے کی۔ انہوں نے بیڑ ضلع کی صورتحال اور عرب برادری کو درپیش مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ بیڑ ضلع کے بیڑ شہر، پاٹودہ، گیورائی، ماجل گاؤں، آشٹی اور امبا جوگائی میں عرب برادری کی بڑی آبادی موجود ہے۔ ضلع میں فاؤنڈیشن کی جانب سے مقرر کردہ مردم شماری کے فارم پُر کرنے کا کام 90 فیصد سے زیادہ مکمل

(بقیہ صفحہ دیگر)

قرآنی معلومات به شکل سوال وجواب

□ مومن فیاض احمد

قرآن کوئز

462 جہنم سے بچنے والا کون ہے؟
A) دولت مند B) صابر
C) توبہ کرنے والا D) متقی

463 اللہ تعالیٰ نے قرآن کو کیا قرار دیا؟
A) افسانہ B) گانا C) نور D) پیغام

464 انسان پر سب سے بڑا احسان کیا ہے؟
A) صحت B) قرآن C) مال D) اولاد

466 قرآن کے ذریعے انسان کو کیا ملتی ہے؟
A) ہدایت B) دوستی
C) دولت D) بادشاہی

467 دنیاوی فائدہ کے مقابلے میں آخرت کا کیا مقام ہے؟
A) برابر B) تھوڑا سا بہتر
C) عارضی D) بہتر و باقی

468 شیطان نے اللہ سے کتنے دن کی مہلت مانگی؟
A) چالیس B) قیامت تک
C) ایک ہزار D) دس دن

469 اللہ تعالیٰ نے ذیل میں سے کس قوم پر عذاب بھیجا جو نافرمان تھی؟
A) قوم نوح B) قوم ثمود C) قوم عاد D) سب پر

470 آخرت کے انکار کو قرآن کیا کہتا ہے؟
A) لاعلمی B) شرک
C) کفر D) گمراہی

471 قرآن کو آسان بنا دیا گیا ہے کس کے لیے؟
A) بچوں کے لیے B) بڑوں کے لیے
C) نصیحت لینے والوں کے لیے D) عالموں کے لیے

472 اللہ تعالیٰ کی رحمت کتنی وسیع ہے؟
A) انسانوں کے لیے B) زمین والوں کے لیے
C) سب چیزوں پر محیط D) صرف مسلمانوں کے لیے

473 قرآن میں کس چیز کو 'بصیرت' کہا گیا؟
A) عقل B) دل C) قرآن D) نظر

474 اللہ تعالیٰ کی کون سی صفت بار بار آتی ہے؟
A) غصہ B) رحمت C) ناراضگی D) بے نیازی

475 اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟
A) جو عالم ہو B) جو امیر ہو C) جو تقویٰ والا ہو D) جو نبی ہو

476 قرآن کے مطابق کیا انسان کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا؟
A) نہیں B) ہاں C) کچھ کو D) ہمیشہ نہیں

477 کون سی کتاب مکمل ہدایت ہے؟
A) بائبل B) تورات C) قرآن D) زبور

478 کیا اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟
A) نہیں B) صرف کچھ پر C) ہاں
D) کبھی کبھی

479 کیا قرآن قیامت تک محفوظ رہے گا؟
A) نہیں B) ہوسکتا ہے
C) ہاں D) معلوم نہیں

481 کیا نماز کے بغیر ایمان مکمل ہوتا ہے؟
A) نہیں B) ہاں
C) کبھی D) بعض اوقات

482 کیا قیامت کا دن اچانک آئے گا؟
A) ہاں
B) نہیں C) معلوم نہیں
D) کسی کو خبر ہوگی

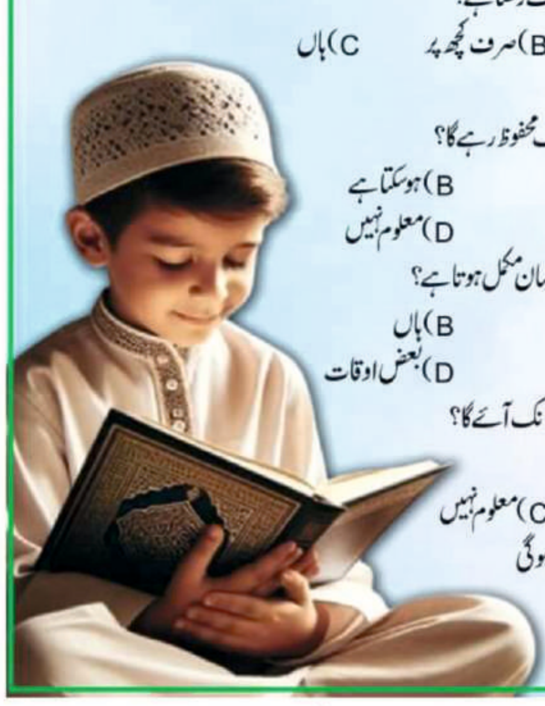

خطبة الجمعة

شیخ مصطفی الرحمٰن،
دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی

قرآن: ایک کتاب جو زندگی سے مخاطب ہے

خاندان، لین دین، قرض، وراثت، سماجی انصاف اور جنگ وامن کے آداب تفصیل سے آتے ہیں۔ پہلے دل اور سوچ، پھر ضابطہ اور معاشرہ۔ جو معاشرہ اندرونی یقین اور اخلاقی شعور سے خالی ہو، وہاں محض قوانین کا نفاذ ادھورا رہتا ہے۔ قرآن کا مزاج یہی ہے۔ اور یہ مخاطب کسی ایک قبیلے یا نسل کو نہیں کرتا۔ قرآن اپنے بارے میں کہتا ہے: "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔"

(سورۃ البقرۃ 2:185)

اور نبی ﷺ کے مشن کی وسعت یوں بیان ہوئی: "اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر ہی بھیجا ہے۔" (سورۃ سبا 34:28)

اس معاشرے میں جہاں قبیلے کی شناخت سب سے بڑی حقیقت تھی، ایک کتاب کا "الناس" یعنی انسان کو مخاطب کرنا اپنے آپ میں ایک نئی بات تھی۔ ماننے والوں کے نزدیک اسی لیے بعد میں مختلف زبانوں، رنگوں اور تہذیبوں کے لوگ اس پیغام سے جڑ سکے۔

سینوں اور صحیفوں میں محفوظ: قرآن کی انفرادیت کا ایک بڑا پہلو اس کی حفاظت کی روایت ہے۔ قرآن اس بارے میں خود کہتا ہے: "بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

(سورۃ الحجر 15:9)

یہ ایک دینی وعدہ ہے، مگر اس کے ساتھ ایک تاریخی روایت بھی ہے جسے الگ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں آیات صرف سنی نہیں جاتی تھیں، صحابہ انہیں یاد کرتے اور نماز میں دہراتے تھے۔ ساتھ ہی وحی لکھنے والے کاتب مقرر تھے، جن میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نمایاں ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر رمضان میں نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔ یوں یاد کرنے اور لکھنے کی دونوں روایتیں آغاز سے ساتھ ساتھ چلیں۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد روایات کے مطابق جنگِ یمامہ میں متعدد حفاظ شہید ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خدشہ ہوا کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو قرآن کا کچھ حصہ ضائع ہو سکتا ہے، چنانچہ انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اسے ایک جگہ جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت ابو بکر کو پہلے تردد ہوا کہ جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا وہ کیسے کیا جائے، مگر بعد میں وہ مطمئن ہو گئے اور یہ ذمہ داری حضرت زید بن ثابت کو سونپی گئی۔ روایت کے مطابق انہوں نے تحریری مواد کو یاد رکھنے والوں کی گواہی کے ساتھ ملا کر پرکھا۔ یہ جمع شدہ نسخہ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی علاقوں کے پھیلاؤ کے ساتھ تلاوت کے طریقوں میں اختلاف سامنے آیا تو انہوں نے انہی صحیفوں کی بنیاد پر مصحف کے معیاری نسخے تیار کروا کر اہم مراکز کو بھیجے۔

تفصیلات کے بعض پہلوؤں پر روایات اور علمی مباحث میں فرق پایا جاتا ہے، اور قدیم مخطوطات پر جدید تحقیق بھی جاری ہے۔

لیکن اس روایت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کی بنیاد صرف کتابت پر نہیں تھی۔ آج بھی دنیا بھر میں بے شمار لوگ قرآن کو پورا زبانی یاد کرتے ہیں اور تلاوت سکھانے کا سلسلہ استاد سے شاگرد تک چلتا آ رہا ہے۔ تحریری اور زبانی روایت کا یہ باہمی سہارا قرآن کی ترسیل کی تاریخ کو ایک خاص شناخت دیتا ہے۔

زبان کی شان اور چیلنج

قرآن عربی میں نازل ہوا، اور نبی ﷺ کے زمانے میں عربوں کے لیے شاعری اور خطابت محض فن نہیں، شناخت کا ذریعہ تھی۔ ایسے ماحول میں یہ کلام اس لیے توجہ کھینچتا تھا کہ وہ شاعری تھا نہ عام نثر۔ اس کا اپنا آہنگ تھا، اپنا انداز، اور مختصر لفظوں میں بڑی بات کہنے کی ایک الگ صلاحیت۔ اسلامی علمی روایت میں اس کیفیت پر "اعجازِ قرآن" کے عنوان سے صدیوں بحث ہوئی۔ باقلانی اور عبدالقاہر جرجانی جیسے علما نے لفظوں کے انتخاب، جملوں کی ترتیب اور معنی و آواز کے باہمی ربط کا گہرا مطالعہ کیا۔ ان کے نزدیک قرآن کی خوبی کسی ایک لفظ میں نہیں بلکہ مجموعی نظم میں ہے، جہاں مضمون، آہنگ اور اثر ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں۔ یہاں ایک عام کمزور استدلال سے بچنا ضروری ہے۔ ہر لسانی خصوصیت کو خود بخود الٰہی ہونے کا ثبوت قرار دینا علمی طور پر مضبوط بات نہیں، اور حروف یا اعداد کے گرد حیرت انگیز دعوے بنانے والوں سے احتیاط ہی بہتر ہے۔ (جاری)

سوشل میڈیا کے استعمال میں اسلامی اصول کی پابندی ناگزیر

پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی
القادری الملتانی کامل الحدیث جامعہ نظامیہ

موجودہ دور میں سوشل میڈیا انسانی ابلاغ کا ایک ہمہ گیر، موثر اور غیر معمولی وسیلہ بن چکا ہے، جس نے روابطِ انسانی، علمی و فکری تبادلے، دعوت و تبلیغ، معلومات کی ترسیل اور اظہارِ رائے کے دائرہ کار کو بے مثال وسعت عطا کی ہے۔ تاہم اس وسیع تر ابلاغی امکانات کے ساتھ بعض ایسے اخلاقی مسائل بھی نمایاں ہوئے ہیں جو فرد کی عزت و کرامت اور معاشرے کی اخلاقی ساخت کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً فحش و نازیبا تبصرے، تمسخر و تحقیر، غیر ضروری ذاتی تنقید، الزام تراشی، غیبت، بہتان اور کردار کشی، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ محض آدابِ گفتگو کی معمولی خلاف ورزیاں نہیں بلکہ انسانی کرامت، حقوق العباد، اخلاقی ذمہ داری اور اخروی جواب دہی سے گہرا تعلق رکھنے والے امور ہیں۔ چنانچہ جس طرح زبان، قلم اور بالمشافہ گفتگو کو اسلامی اخلاق کے اصولوں کا پابند بنایا گیا ہے، اسی طرح ڈیجیٹل دنیا میں کیا جانے والا ہر قول، تحریر، تبصرہ، تصویر، ویڈیو اور اشتراک بھی انہی اخلاقی حدود کے تابع ہے۔ اسلام کے نزدیک ابلاغ کی قدر محض اظہار کی آزادی میں نہیں بلکہ اس امر میں ہے کہ اظہارِ خیال صداقت، شائستگی، عدل، خیر خواہی اور انسانی حرمت کے تحفظ کا ذریعہ بنے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارم استعمال کرنے والے مسلمان صارفین پر لازم ہے کہ قرآن مجید کے اس مبارک ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ یہ مختصر مگر جامع قرآنی ہدایت صرف جھوٹ بولنے سے بچنے تک محدود نہیں، بلکہ اس میں گفتگو کی شائستگی، لہجے کی نرمی، خیر خواہی، احترامِ انسانیت اور دوسروں کی عزت و حرمت کا خیال رکھنا بھی شامل ہے۔ سوشل میڈیا پر ہم جو کچھ لکھتے ہیں، کہتے ہیں یا دوسروں تک پہنچاتے ہیں وہ بھی اسی اخلاقی اصول کے تابع ہے۔ اس لیے اختلافِ رائے کے وقت بھی زبان اور الفاظ میں تہذیب، وقار اور شائستگی برقرار رہنی چاہیے۔ تاکہ غیر مسلم حضرات مسلمانوں کے استعمال کرنے کے طریقے سے متاثر ہوں۔ ہمارا یہ عمل تبلیغ اسلام کا موثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید انسانوں بالخصوص مسلمانوں کو یہ احساس بھی دلاتا ہے کہ اس کا کوئی قول بے حساب نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ: وہ کوئی بات نہیں کہتا مگر اس کے پاس ایک نگران تیار موجود ہوتا ہے۔ یہ آیت کریمہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ ہماری زبان سے نکلنے والے الفاظ ہوں یا ہماری انگلیوں سے کی بورڈ پر لکھے جانے والے جملے، سب ہماری ذمہ داری کا حصہ ہیں۔ سوشل میڈیا کی دنیا میں یہ احساس اور بھی اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ ایک معمولی سا تبصرہ یا ایک مختصر سی پوسٹ چند لمحوں میں ہزاروں افراد تک پہنچ سکتی ہے، محفوظ ہو سکتی ہے اور بار بار دوسروں تک منتقل کی جا سکتی ہے۔ بعض اوقات ایک غیر محتاط جملہ کسی کے دل کو زخمی، کسی کی عزت کو مجروح اور کسی کے تعلقات کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس لیے سوشل میڈیا پر کچھ لکھنے یا شیئر کرنے سے پہلے ایک لمحے کے لیے رک کر سوچنا چاہیے، کیا میری بات سچی ہے؟ کیا یہ ضروری ہے؟ کیا اس سے کسی کو فائدہ پہنچے گا؟ اور کیا اس میں کسی انسان کی عزت مجروح تو نہیں ہوگی؟ اگر ہم اس مختصر احتیاط کو اپنی عادت بنا لیں تو ہمارا ڈیجیٹل رویہ بھی اسلامی اخلاق کا آئینہ بن سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ہماری ہر تحریر بھی ہمارے کردار کا ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری جواب دہی کا سبب بن سکتی ہے۔ اسلامی اخلاقِ گفتگو کا تقاضہ ہے کہ انسان بولنے اور لکھنے دونوں میں حق، خیر، ضرورت اور حسنِ اخلاق کو ملحوظ رکھے۔ رسول اللہؐ نے اچھی بات کہنے یا خاموش رہنے کی ہدایت فرمائی، جبکہ قرآن مجید نے اختلاف اور دعوت کے مواقع پر بھی قول لین یعنی نرم اور مہذب گفتگو کو مطلوب قرار دیا۔ اس اصول کی روشنی میں سوشل میڈیا پر اختلاف رائے کو تحقیر، طعن، تضحیک اور شخصی حملے میں تبدیل کرنے کے بجائے دلیل، شائستگی اور خیر خواہی کے ساتھ پیش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسلامی طرزِ گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ حق بات کہی جائے، مگر حکمت اور وقار کے ساتھ، تنقید کی جائے، مگر اصلاح کی نیت سے اور جہاں گفتگو خیر کے بجائے فساد، دل آزاری یا نزاع کا باعث بنے، وہاں خاموشی اختیار کی جائے۔ سورۂ حجرات انسانی عزت و وقار کے تحفظ کے لیے ایک جامع اخلاقی اصول پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمسخر، طعن، تحقیر اور برے القاب سے منع فرماتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ کسی شخص کی ظاہری حالت یا موجودہ حیثیت اس کی حقیقی قدر و منزلت کا قطعی معیار نہیں، ممکن ہے جسے کم تر سمجھا جا رہا ہو، وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہو۔ اس ہدایت کا اطلاق عصر حاضر کے سوشل میڈیا پر ہونے والے تمسخر، تحقیر آمیز تبصروں، تضحیک، برے القاب اور شخصی حملوں پر بھی ہوتا ہے۔...... (جاری)

سورۃ الانشقاق ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

قرآن مجید کی یہ 84 ویں سورۃ "الانشقاق"؛ مکی دور کی ابتدائی تنزیلات میں سے ہے، اس میں 25 آیات اور ایک رکوع ہے۔ یہ سورہ قیامت کا نقشہ پیش کرنے والی اہم سورتوں میں شامل ہے۔ اسکے زمانہ نزول سے متعلق مفسرین کرام نے یوں تحریر فرمایا کہ یہ اس زمانہ میں نازل ہوئی سورت ہے جبکہ اسلام کے خلاف کفار کی طرف سے شدید قسم کی مخالفت کا ابھی آغاز نہیں ہوا تھا جس کا ذکر گزشتہ مضمون میں گزر گیا۔ قیامت کے برپا ہونے کے کفار مکہ قائل نہ تھے اور قرآن حکیم کی دعوت کو کھلم کھلا جھٹلا رہے تھے اور اس حقیقت کے منکر تھے کہ ایک دن قیامت برپا ہو کر رہے گی اور سب کو اپنے رب کے سامنے حاضر ہونا ہے اور زندگی کے تمام کاموں کا حساب دینا ہے۔ چنانچہ آغاز سورہ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی کیفیت کو واضح فرمایا کہ "آسمان پھٹ جائے گا" اور اپنے رب کے فرمان کی تعمیل کرے گا، زمین پھیلا دی جائے گی یعنی صاف چٹیل میدان بنا دی جائے گی۔ یعنی ایک ہموار میدان بنا دیا جائے گا۔ اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں زمین اپنے اندر کی ساری چیزوں کو نکال باہر کر دے گی۔ یعنی بتلانا یہ مقصود ہے کہ مردہ انسانوں کے اجزائے بدن اور انکے اعمال کی شہادتیں سب کچھ نکال باہر کر دے گی کیونکہ اس روز زمین کیلئے ان کے رب کا یہی حکم ہوگا یعنی ہر مخلوق کی طرح اس کا بھی یہ فرض اولین ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کے حکم کو بجالائے!۔

پھر آگے کی آیات میں دو گروہ کا تذکرہ ہوا، اور قبل اس کے یہ حقیقت بھی واضح کر دی گئی کہ، ہر انسان خواہ اس بات پر یقین رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، بہرحال وہ اپنے حقیقی رب کی طرف ہی جا رہا ہے جہاں اپنی زندگی کا اسے حساب دینا ہے۔ اس طرح ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کے کے حضور جوابدہی کا احساس دلایا گیا اور یہ تصور دیا گیا کہ تجھے چار و ناچار اپنے رب کے پاس پہنچ کر رہنا ہے! (ہوشیار خبردار) پھر آگے آیت کریمہ 9،8،7 میں نیک بخت لوگوں کا ذکر ہوا، فرمایا کہ (کل روز جزاء کے اہم دن، جو واقعی طور پر ہر انسان کیلئے ہار جیت اور اپنے اپنے اعمال کے نتائج کے برآمد ہونے کا عظیم دن ہوگا (اس موقع پر) جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا، اس سے (حِسَابًا يَّسِيرًا) ہلکا حساب لیا جائے گا یعنی ایسے آدمی سے سخت حساب فہمی نہ کی جائے گی بلکہ درگزر کا معاملہ کیا جائے گا۔ جب ہم حِسَابًا يَّسِيرًا والی اس (آیت 8) پر پہنچے تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آیت کے سلسلہ میں تشریح کو جو، حضرت عائشہؓ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے، یہ ہمارے ذہن میں رہنی چاہیے...! حضرت عائشہ صدیقہؓ ماں صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ "اے اللہ مجھ سے ہلکا حساب لے"۔

کہ "یعنی اس کا حال خدا کے صالح بندوں سے مختلف تھا، جن کے متعلق سورۃ طور (آیت 26) میں فرمایا گیا ہے کہ اپنے گھر والوں میں خدا سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے یعنی ہر وقت انہیں یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ کہیں بال بچوں کی محبت میں گرفتار ہو کر، ہم ان کی دنیا بنانے کے لیے اپنی عاقبت برباد نہ کرلیں۔ اس کے برعکس اس شخص کا حال یہ تھا کہ اپنے گھر میں وہ چین کی بنسری بجا رہا تھا اور خوب بال بچوں کو عیش کرا رہا تھا، خواہ وہ کتنی ہی حرام خوریاں کرکے اور کتنے ہی لوگوں کے حق مار کر یہ سامان عیش فراہم کرے، اور اس لطف ولذت کے لیے خدا کی باندھی ہوئی حدوں کو کتنا ہی پامال کرتا رہے۔ (تفہیم القرآن سورہ انشقاق حاشیہ 9)

خلاصہ کلام یہ کہ "آخرت فراموشی کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ اس شخص نے خدا کی حدوں کو پامال کیا، سامان عیش اور دنیا کی لذتوں میں مگن رہ کر من چاہی زندگی اختیار کی، رب چاہے اعمال کو چھوڑ بیٹھا اور اسے پس پشت ڈال دیا اور آخر کار انجام بد کو پہنچ گیا، اللہ نے اسے دنیا میں جو مہلت عمل کا (بہترین) موقع دے رکھا ہے اسے غنیمت نہ جانا۔ کیونکہ وہ فکر غلط کے ساتھ زندگی بسر کر رہا تھا۔

آیت 14 میں فرمایا (سمجھتا تھا کہ اسے کبھی پلٹ کر خدا کے حضور حاضر ہونا نہیں ہے)۔ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اسکا رب اسکے سب کرتوت دیکھ رہا تھا۔ اسکے متعلق (آیت 15) میں ارشاد ہوا کہ بھلا کیوں نہیں؟ اس کا پرور دگار اسے یقینی طور پر دیکھ رہا تھا۔ "یعنی یہ خدا کے انصاف اور اس کی حکمت کے خلاف تھا کہ جو کرتوت وہ کر رہا تھا ان کو وہ نظر انداز کر دیتا اور اسے اپنے سامنے بلا کر کوئی باز پرس اس سے نہ کرتا"۔ (تفہیم القرآن) "یعنی اللہ کو معلوم تھا کہ اس نے کس انجام کو پہنچنا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کو اس کے کئے کی سزا دینی تھی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔" (اقتباس فی ظلال القرآن) پھر آگے آیات 16 تا 19 میں کچھ قسمیں کھائی گئیں... جسمیں یہ بتلایا گیا کہ دنیا میں تم جو تغیرات کا مشاہدہ کرتے ہو یہ ساری چیزیں (وقوع قیامت) پر یقین کرنے کیلئے کافی ہیں۔ یعنی کفار کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ موت آگئی اور سارا معاملہ ختم ہو جائے گا۔ آیت 20 میں ایسے لوگوں کی عقل پر پڑے پردوں پر، تعجب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ" پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔

آیت کریمہ 21 تا 22 میں منکرین حق وانکار آخرت کی روش اختیار کرنے والے لوگوں کا حال بیان کیا گیا کہ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے، اس کا اثر قبول نہیں کرتے یعنی یہاں پر ان لوگوں کے دل کی سختی ظاہر کی جارہی ہے کہ، یہ قرآن تو دلوں کو نرم کرنے آیا اور اس کی تاثیر بھی یہی ہے مگر یہ لوگ ہیں کہ اپنا سر خدائے تعالیٰ کی بارگاہ جلال میں جھکا نہیں دیتے، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان کے کفر کی شدت بیان کرنے کیلئے مزید یہ فرمایا گیا (آیت 22) بلکہ یہ منکرین تو الٹا جھٹلاتے ہیں۔

آیت 23 میں یہ بتلایا گیا کہ منکرین حق کے سب اعمال (خواہ وہ قرآن کے خلاف ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے مخالفت میں ہو) یہ سارے کے سارے خدا کے علم میں ہے۔ یعنی ان کے سینوں میں جو کفر کی گندگی بھری ہوئی ہے، اسلام کے خلاف جو کچھ عداوت یہ رکھتے ہیں ان ساری چیزوں کو اللہ خوب جانتا ہے ایسے منکرین کیلئے آیت 24 میں دردناک عذاب کی خبر پہنچائی گئی۔ علامہ پیر محمد کرم شاہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "یہ نابکار، حق ناشناس اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں آپ دردناک عذاب کی بشارت دیں"۔ (ضیاء القرآن)

قرآن مجید میں اکثر جگہ یہ بات پڑھنے کو ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاں پر اس کے نافرمان بندوں کے بُرے کرتوتوں کا ذکر فرماتے ہوئے انہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے، تاکہ وہ سنبھل جائیں اور اپنے رب کی نافرمانی کے انجام بد سے بچنے کی فکر کریں۔ وہیں پر ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیکوکار فرمانبردار بندوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں نا ختم ہونے والے اجر عظیم کے عطا کرنے کا یقین دلاتا ہے۔

چنانچہ آخری آیت میں اہل ایمان کو "اجرِ غَيْرُ مَمْنُونٍ" کی خوشخبری سنائی گئی کیونکہ یہ لوگ اللہ پر ایمان لا کر عمل صالح اختیار کرتے ہیں ایسے نیک بندوں کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی نہ ختم ہونے والا اجر An endless reward تیار کر رکھا ہے، اور اس نعمتوں سے ایسے نوازے جائیں گے جسکی کوئی انتہا نہ ہوگی اور یہ اپنے مولیٰ کریم کی جنتوں سے ہمیشہ ہمیشہ لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور یہ سلسلہ کبھی نہ ٹوٹے گا۔

☆☆☆☆

پرنٹر پبلیشر پروپرائیٹر و ایڈیٹر قاضی مخدوم نے ہفتہ روزہ تعمیر سیاست بیڑ کے کریٹو پبلشنگ سے طبع کروا کر دفتر تعمیر سیاست بشیر گنج بیڑ سے شائع کیا۔ تمام قانونی معاملات بیڑ عدالت کے حدود میں رہینگے
"Printer, Publisher, Proprietor and Editor Qazi Makhdoom published the weekly newspaper Tamir-e-Siyasat Beed, printed at Creative Publishing, and issued from the office of Tamir-e-Siyasat, Bashir Ganj, Beed.All legal matters shall be subject to the jurisdiction of the courts at Beed."email, tameerurdu@gmail.com.m.9270574444,8999387277.www.dailytameer.com

TAMIR-E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

سعودی عرب میں پھنسے ۳/ہزار عمرہ زائرین کی ہندوستان واپسی

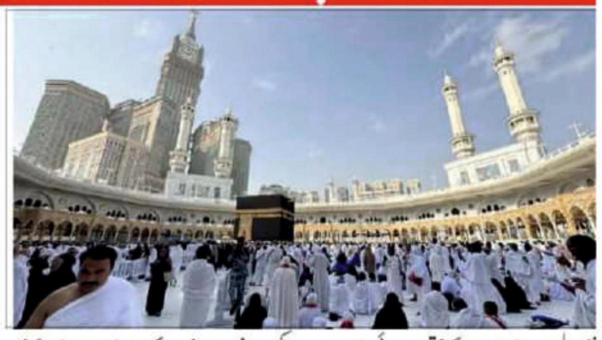

نئی دہلی: سعودی عرب کے مختلف ہوائی اڈوں اور توانائی کے مراکز پر مسلسل ہو رہے حملوں کے درمیان وہاں پھنسے ہندوستانی عمرہ زائرین کی وطن واپسی کا سلسلہ جاری ہے۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے جمعرات کو بتایا کہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران سعودی عرب میں پھنسے تقریباً 3 ہزار عمرہ زائرین دستیاب پروازوں کے ذریعے ہندوستان واپس پہنچ چکے ہیں، جبکہ 10 ہزار سے زائد دیگر زائرین بھی اپنی پہلے سے طے شدہ معمول کی پروازوں سے وطن لوٹے ہیں۔ وزارت خارجہ کے مطابق، باقی پھنسے ہوئے زائرین کی جلد واپسی کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک بیان جاری کرتے ہوئے سعودی عرب میں ہندوستانی سفارت خانے اور جدہ میں واقع ہندوستانی قونصل خانے کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کی تفصیلات شیئر کیں۔ انہوں نے بتایا کہ سعودی عرب میں پھنسے ہندوستانی عمرہ زائرین کی مدد کے لیے ہندوستانی سفارت خانہ مسلسل سرگرم ہے۔ ریاض میں ہندوستانی سفارت خانے اور جدہ میں ہندوستانی قونصل خانے نے متاثرہ ایئرلائنز اور ٹور آپریٹروں کے ساتھ تال میل قائم کیا ہے، تاکہ پھنسے ہوئے زائرین کی جلد از جلد وطن واپسی کے انتظامات کیے جا سکیں۔ جیسوال کے مطابق، گزشتہ ایک ہفتے میں تقریباً 3 ہزار پھنسے ہوئے عمرہ زائرین دستیاب پروازوں کے ذریعے سعودی عرب سے ہندوستان واپس آ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 10 ہزار سے زیادہ عمرہ زائرین بھی اپنی پہلے سے بک کی گئی معمول کی پروازوں سے گزشتہ ہفتے ہندوستان پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دیگر پھنسے ہوئے زائرین کی جلد واپسی کو یقینی بنانے کے لیے انتظامات پر بات چیت جاری ہے۔ ہندوستانی سفارت خانے کے مطابق، سعودی عرب میں پھنسے ہندوستانی شہریوں کی مدد کے لیے کمیونٹی رضاکاروں کا تعاون بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ زائرین کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے 24 گھنٹے فعال رہنے والے کنٹرول روم قائم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہندوستانی شہریوں کی رہنمائی کے لیے وقتاً فوقتاً ضروری ایڈوائزری بھی جاری کی جا رہی ہے۔ ریاض میں ہندوستانی سفارت خانے نے مدد اور رابطے کے لیے متعدد نمبر جاری کیے ہیں۔ ٹیلی فون نمبر +966-554412016 اور +966-542126784 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ سعودی عرب کے اندر سے کال کرنے کے لیے ٹول فری نمبر 8002471234 بھی دستیاب ہے، جبکہ واٹس ایپ نمبر +966-536216082 پر صرف پیغامات بھیجے جا سکتے ہیں۔ وہیں، جدہ میں واقع ہندوستانی قونصل خانے سے رابطے کے لیے +966-12-2614093 اور +966-556122301 نمبر جاری کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ عمرہ مسلمانوں کی ایک مقدس عبادت اور اختیاری زیارت ہے، جسے سال کے بیشتر حصوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کی ادائیگی سعودی عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ اور دیگر مقدس مقامات پر کی جاتی ہے۔ حج کے برعکس، عمرہ کے لیے سال کے کسی مخصوص وقت کی پابندی نہیں ہے۔ اسے عام طور پر 'چھوٹا حج' بھی کہا جاتا ہے۔

بھیونڈی میں کوڈین کی اسمگلنگ کے بین ریاستی نیٹ ورک کا انکشاف، ۵/ملزمین گرفتار

کوڈین فاسفیٹ کی ۱۱۹/بوتلیں ضبط، مہاراشٹر سے گجرات اور راجستھان تک پھیلے مبینہ نیٹ ورک کی جانچ میں مصروف بھوئی واڑہ پولیس

بھیونڈی (شارف انصاری): بھیونڈی کے بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے کوڈین فاسفیٹ کی مبینہ غیر قانونی فروخت کے معاملے میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے 119 بوتلیں ضبط کی ہیں۔ معاملے کی تفتیش کے دوران مہاراشٹر کے مختلف شہروں کے علاوہ گجرات اور راجستھان تک پھیلے مبینہ بین ریاستی نیٹ ورک کے تار سامنے آئے ہیں۔ پولیس اب تک پانچ ملزمین کو گرفتار کر چکی ہے۔ بینک کھاتوں میں ہونے والی لین دین اور تکنیکی شواہد کی بنیاد پر ملزمین کی سرگرمیوں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس سے موصولہ معلومات کے مطابق، 17 ستمبر 2026 کو پولیس کانسٹیبل سوپنل سوریہ ونشی کو خفیہ اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد پیر بازار میں اسکالر اسکول کے پیچھے واقع گلی میں پولیس نے جال بچھا کر اکبر آدم شاہ کو حراست میں لیا۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ اس کے قبضے سے کوڈین فاسفیٹ کی 119 بوتلیں برآمد ہوئیں، جنہیں مبینہ طور پر ڈاکٹر کے نسخے اور خرید و فروخت کے بل کے بغیر فروخت کے لیے لایا گیا تھا۔ اس معاملے میں مقدمہ نمبر 402/2026 درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 123، 275 اور 278 کے علاوہ این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعات 8(C) اور 21(C) کے تحت کارروائی کی ہے۔ تفتیش کے دوران بینک کھاتوں میں ہونے والی لین دین اور تکنیکی شواہد کی بنیاد پر پولیس نے بھیونڈی، کلیان، پال گھر، گجرات اور راجستھان میں دو ٹیمیں روانہ کیں۔ اس کارروائی کے دوران پانچ ملزمین کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ملزمین میں بھیونڈی کا رہائشی اکبر آدم شاہ، کلیان کا جعفر جبار رئیس، پال گھر کا وسیم شعیب شیخ، کلیان کا عرفات علاؤالدین شیخ اور راجستھان کا اجیت کمار وکرم سنگھ شامل ہیں۔ اجیت کمار وکرم سنگھ کو بالاجی ٹریڈرس کا مالک بتایا گیا ہے۔ پولیس اب اس بات کا پتہ لگانے میں مصروف ہے کہ کوڈین فاسفیٹ کی بوتلیں کہاں سے فراہم کی جا رہی تھیں، ان کی تقسیم میں کن افراد کا کردار تھا اور اس مبینہ نیٹ ورک کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ یہ کارروائی پولیس کمشنر آشوتوش ڈومبرے، جوائنٹ پولیس کمشنر دنیانیشور چوہان، ایڈیشنل پولیس کمشنر اشوک دھودھے، ڈپٹی پولیس کمشنر پون بنسوڑے اور اسسٹنٹ پولیس کمشنر ملند شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ کارروائی میں سینئر پولیس انسپکٹر وکرم موہیتے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر دیپک جادھو اور ان کی ٹیم شامل تھی۔

بھیونڈی میں آن لائن سٹہ بازی کے گروہ کا پردہ فاش ۱۰/ملزمین گرفتار

ورک فرام ہوم کے نام پر بینک کھاتے حاصل کرنے کا الزام ۳۲/موبائل، ۴۶/اے ٹی ایم کارڈ، ۴۰/سم کارڈ اور ۴/لیپ ٹاپ ضبط

بھیونڈی (شارف انصاری): بھیونڈی کے بھوئی واڑہ پولیس نے آن لائن گیمنگ اور سٹہ بازی سے وابستہ مبینہ گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے 10 ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ممبئی کے گوریگاؤں میں واقع آرے کالونی کے رائل پام کمپلیکس میں چھاپہ مار کر 32 موبائل فون، 46 اے ٹی ایم کارڈ، 40 سم کارڈ اور 4 لیپ ٹاپ ضبط کیے ہیں۔ پولیس کے مطابق، ملزمین پر الزام ہے کہ وہ لوگوں کو ورک فرام ہوم کے ذریعے کمائی کا لالچ دے کر ان کے بینک کھاتے، پاس بک، اے ٹی ایم کارڈ اور سم کارڈ حاصل کرتے تھے۔ ان کھاتوں کا استعمال مبینہ طور پر آن لائن گیمنگ پلیٹ فارم پر رقم کی لین دین کے لیے کیا جا رہا تھا۔ پولیس سے موصولہ معلومات کے مطابق، بھیونڈی کے الفا کمپلیکس کے رہائشی 28 سالہ نوید جاوید شیخ نے 17 اکتوبر 2026 کو شکایت درج کرائی تھی۔ اس شکایت کی بنیاد پر بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 461/2026 درج کیا گیا۔ اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 318(4) اور 316(2) کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ تفتیش کے دوران پولیس کے سامنے آیا کہ بھگوان داس نامی شخص نے کمپنی شروع کرنے کا جھانسہ دے کر سات افراد کے بینک کھاتے، پاس بک، اے ٹی ایم کارڈ اور سم کارڈ حاصل کیے تھے۔ الزام ہے کہ ان کا استعمال آن لائن گیمنگ ویب سائٹس کے ذریعے رقم کی لین دین اور مبینہ دھوکہ دہی کے لیے کیا گیا۔ تکنیکی جانچ کے دوران پولیس کو اطلاع ملی کہ ملزمین ممبئی کے گوریگاؤں میں واقع آرے کالونی کے رائل پام کمپلیکس میں موجود ہیں۔ اس اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے وہاں چھاپہ مارا۔ پولیس کے مطابق، موقع پر انیکیت یادو، رمیش منڈل، کھلیش یادو، کندن یادو، راجارام راوت، اتیش یادو، اشوک یادو، دلیپ یادو، جیتیندر یادو اور سنڈو یادو لیپ ٹاپ کے ذریعے Khiladi000003 اور anna555 نامی آن لائن پلیٹ فارم پر سٹہ بازی سے متعلق سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے۔ پولیس نے تمام 10 ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق، ملزمین کو 26 اکتوبر 2026 تک پولیس تحویل میں بھیجا گیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش سینئر پولیس انسپکٹر وکرم موہیتے کر رہے ہیں۔

سعودی عرب میں دمام ایئرپورٹ پر حملے میں ایک ہندستانی سمیت ۲/افراد جاں بحق، ہندستان کی مذمت

ریاض: سعودی عرب کے دمام میں واقع کنگ فہد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بدھ کی دیر رات ہوئے حملے میں ایک ہندوستانی شہری سمیت دو افراد جاں بحق ہو گئے، جبکہ 8 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں دو ہندوستانی شہری بھی شامل ہیں۔ ہندوستان نے سعودی عرب میں شہریوں اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے والے حملوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے خطے میں جلد امن اور معمول کے حالات کی بحالی کی امید ظاہر کی ہے۔ ریاض میں واقع ہندوستانی سفارت خانے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ سعودی حکام سے موصول ہونے والی معلومات کے مطابق دمام ہوائی اڈے پر حملے میں دو افراد کی موت ہوئی، جن میں ایک ہندوستانی شہری بھی شامل ہے۔ حملے میں دو دیگر ہندوستانی شہری زخمی ہوئے ہیں۔ سفارت خانے نے کہا کہ وہ واقعے سے متعلق مزید معلومات جمع کر رہا ہے اور متاثرہ خاندانوں کے رابطے میں ہے۔ سفارت خانے نے مہلوکین کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ سعودی عرب کی جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن (جی اے سی اے) نے جمعرات کو جاری بیان میں بتایا کہ حملے میں ہلاک ہونے والوں میں ایک سعودی شہری اور ایک ہندوستانی شہری شامل ہیں۔ اس واقعے میں مجموعی طور پر آٹھ افراد زخمی ہوئے، جن میں ایک سعودی شہری، ہندوستان، یمن اور بنگلہ دیش کے دو دو شہری اور نیپال کا ایک شہری شامل ہے۔ اتھارٹی کے مطابق متعلقہ سکیورٹی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر نقصان کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

مرحوم محمد اسلم صاحب انصاری کے سانحۂ ارتحال پر تعزیتی اجلاس

پونے (حافظ نیاز معراجی): شہر پونے کے علاقے کونڈوا میں واقع جامعۃ الصالحات میں بروز بدھ، 21 اکتوبر 2026ء، بعد نمازِ عشاء، جمعیتِ علماء پونے کے اہم رکن اور سابق نائب صدر، مرحوم جناب محمد اسلم صاحب انصاری کے سانحۂ ارتحال پر ایک پُروقار تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جمعیتِ علماء پونے کے صدر، قاری ادریس صاحب نے فرمائی۔ اس موقع پر شہر کے متعدد معزز علماء کرام اور دینی و ملی شخصیات نے شرکت کر کے مرحوم کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اجلاس میں مولانا شہاب الدین صاحب، مولانا احسان اللہ صاحب مفتاحی، مولانا شاکر صاحب، جناب عبدالحمید صاحب انعامدار، حافظ بسم اللہ صاحب، ڈاکٹر حافظ شعیب صاحب، یوسف زکاتی صاحب اور حافظ نیاز معراجی صاحب سمیت شہرِ پونے کے متعدد علماء کرام شریک ہوئے۔ اجلاس کا آغاز قاری شمشیر صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی گئی۔ اجلاس کی نظامت کے فرائض مفتی افضل قاسمی صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ مرحوم جناب محمد اسلم صاحب انصاری جمعیتِ علماء پونے کے ایک مخلص اور فعال رکن تھے۔ آپ جمعیت کے نائب صدر کی اہم ذمہ داری بھی انجام دے چکے تھے۔ جماعتی و ملی امور میں آپ کی دلچسپی، بے لوث جذبۂ خدمت اور ذمہ داریوں کے تئیں سنجیدگی آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ مرحوم کی زندگی کا ایک روشن پہلو جمعیتِ علماء پونے کے صدر، قاری ادریس صاحب کے ساتھ آپ کا مخلصانہ تعاون تھا۔ قاری ادریس صاحب جب بھی جماعتی کام کے سلسلے میں انہیں طلب فرماتے، خواہ دن ہو یا رات، مرحوم کبھی انکار نہ کرتے اور ہر وقت خدمت کے لیے تیار رہتے تھے۔ جماعتی کاموں میں ان کی مستعدی، وقت کی پابندی اور خلوص اس بات کی دلیل تھے کہ وہ ملت کی خدمت کو محض ذمہ داری نہیں، بلکہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ مرحوم نہایت نیک دل، خوش اخلاق اور امتِ مسلمہ کے سچے خیر خواہ تھے۔ انہیں ذکر و اذکار سے خصوصی شغف تھا اور وہ اپنا بیشتر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزارتے تھے۔ فضول گفتگو اور غیر ضروری مشاغل سے اجتناب کرتے ہوئے بامقصد اور سادہ زندگی گزارنا ان کی عادت تھی۔ ان کی مخلصانہ طبیعت، نیک نیتی اور خدمتِ دین کا جذبہ ان سے وابستہ لوگوں کے لیے ہمیشہ یادگار رہے گا۔ جمعیتِ علماء پونے کے لیے مرحوم کی خدمات اور جماعتی سرگرمیوں میں ان کی بے لوث شرکت ان کا قیمتی سرمایہ تھی۔ ان کا انتقال یقیناً ان کے متعلقین اور جماعتی رفقاء کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ دعائے مغفرت اور پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی تعزیتی اجلاس میں شرکائے مجلس نے مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی و ملی خدمات کو سراہا۔

بھیونڈی میں 'ٹورینٹ گو بیک' تحریک کو کل جماعتی تنظیم کی حمایت

کل پرانت آفس کے سامنے دھرنا

بھیونڈی (شارف انصاری): -بھیونڈی میں ٹورینٹ پاور لمیٹڈ کے بجلی تقسیم کاری نظام کے خلاف جاری 'ٹورینٹ گو بیک' تحریک اور دستخطی مہم کو کل جماعتی تنظیم، بھیونڈی نے اپنی حمایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ تنظیم نے شہریوں کے حقوق کے تحفظ اور بجلی صارفین کے مسائل کو ریاستی حکومت تک پہنچانے کے لیے تحریک کے ہر مرحلے میں بھرپور تعاون کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ تنظیم نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ، 23 اکتوبر کو دوپہر 3 بجے بھیونڈی پرانت آفس کے سامنے منعقد ہونے والے دھرنا آندولن میں پُرامن طریقے سے شرکت کریں۔ کل جماعتی تنظیم کے ذمہ داران کے مطابق بھیونڈی شہر میں گزشتہ تقریباً 20 برسوں سے مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹریسٹی ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ (ایم ایس ای ڈی سی ایل) کی فرنچائزی کے تحت ٹورینٹ پاور بجلی تقسیم کرنے کا کام کر رہی ہے۔ تنظیم کا الزام ہے کہ اس عرصے میں شہریوں کو بھاری بجلی بلوں، تیزی سے چلنے والے میٹروں کی شکایات، مبینہ فرضی ویجیلنس معاملات اور صارفین کے ساتھ بدسلوکی جیسی متعدد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ شہریوں کو بہتر بجلی خدمات فراہم کرنے کے بجائے مختلف مسائل سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ بجلی بلوں میں اضافے کا اثر بھیونڈی کی روایتی پاورلوم صنعت اور موتی کے کارخانوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ بھیونڈی کبھی ملک کے اہم صنعتی شہروں میں شمار ہوتا تھا اور 'بھارت کا مانچسٹر' کہلاتا تھا، جہاں لاکھوں لوگوں کے روزگار کا انحصار صنعتی سرگرمیوں پر تھا۔ تاہم، موجودہ حالات میں صنعتوں کو مختلف مشکلات کا سامنا ہے، جس سے شہر کے کاروبار، روزگار اور معاشی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ تنظیم کے مطابق جنوری 2027 میں ایم ایس ای ڈی سی ایل اور ٹورینٹ پاور کے درمیان فرنچائزی معاہدے کی مدت ختم ہونے والی ہے۔ ایسے میں تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ شہریوں کی شکایات اور مطالبات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے بجلی تقسیم کاری کے نظام کا جائزہ لیا جائے۔ اسی مقصد سے 'ٹورینٹ گو بیک' مہم کے تحت دستخطی مہم چلائی جا رہی ہے، تاکہ شہریوں کے اجتماعی مطالبات پر مشتمل عرضداشت مہاراشٹر الیکٹریسٹی ریگولیٹری کمیشن (ایم ای آر سی) کے سامنے بھی پیش کی جا سکے۔ کل جماعتی تنظیم کا اہم مطالبہ ہے کہ بھیونڈی میں ٹورینٹ پاور کی فرنچائزی ختم کر کے دیگر دو لائسنس یافتہ بجلی تقسیم کار کمپنیوں کو بھی بجلی کی تقسیم کا موقع دیا جائے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اس سے صارفین کو بہتر خدمات، مناسب بلنگ اور ان کے مفادات کے مطابق بجلی تقسیم کاری کا نظام فراہم کرنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ کل جماعتی تنظیم نے بھیونڈی کے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ، 23 اکتوبر کو دوپہر 3 بجے پرانت آفس کے سامنے منعقد ہونے والے دھرنا آندولن میں پُرامن طریقے سے شرکت کر کے اپنا احتجاج درج کرائیں۔ اس کے ساتھ ہی دستخطی مہم میں حصہ لے کر اس جمہوری تحریک کو مضبوط بنائیں۔ اس موقع پر کل جماعتی تنظیم کے ذمہ داران مولانا اوصاف فلاحی، فاضل انصاری، جلال انصاری، مومن محمد حنیف، شمیم جناب، جاوید فیضان اعظمی، تنظیم انصاری، ذاکر مومن، رئیس عبداللطیف انصاری، قاسم طاہر سردار، شاہد پیرزادے، سید اظہار حسین زیدی، محبوب خان موتی والے، ریاض طاہر مومن، مفتی لئیق احمد قاسمی، مولانا ظہیر الدین برکاتی، انور علی انصاری، مولانا شمشاد نوری۔

جب شک کی دیوار گری تو 'محفوظ' کا گھر محفوظ ہو گیا

مفتی اشفاق قاضی

بعض واقعات انسان کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں، وہ ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ کبھی کبھی ہمارے اپنے شک، ہماری غلط فہمیاں اور ہماری ضد ہی ہمارے گھر کے سکون کو برباد کرنے لگتی ہیں، یہ بھی ایک ایسا ہی حقیقی واقعہ ہے، جو ہمارے ادارے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر میں پیش آیا، یہ واقعہ ہماری سینئر کاؤنسلر محترمہ گلناز میڈم نے سنایا، جنہوں نے اپنے صبر، تجربے، حکمت اور ممتا بھرے لہجے سے ایک ایسے گھر کو ٹوٹنے سے بچایا جو بظاہر بکھرنے کے آخری مرحلے میں پہنچ چکا تھا، خلع اور طلاق کے کاغذات تیار تھے، دل ایک دوسرے کی نفرت سے بھرے ہوئے تھے، زبانوں پر صرف شکایتیں اور الزام تراشیاں تھیں مگر اللہ کی مدد سے حالات نے ایسا رخ بدلا کہ وہی دو انسان جو ایک دوسرے سے دور ہو چکے تھے، آج ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرتے ہیں، یہ محفوظ اور زہرا (فرضی نام) کی کہانی ہے، جن کی شادی کو کئی سال گزر چکے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں دو چاند جیسی بیٹیوں سے نوازا تھا، بظاہر زندگی میں سب کچھ تھا، گھر تھا، بچے تھے، روزگار تھا، مگر جس چیز کی سب سے زیادہ کمی تھی وہ سکون، محبت اور ایک دوسرے پر اعتماد و بھروسہ تھا اور جب گھر سے یہ تین چیزیں رخصت ہو جائیں تو بڑے سے بڑا محل بھی قید خانے میں تبدیل ہو جاتا ہے، زہرا اپنے شوہر سے ناراض ہو کر اپنی دونوں معصوم بچیوں کو لے کر میکے چلی گئی تھی، یہ جانا پہلی بار نہیں تھا، اس سے قبل بھی وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر روٹھ کر میکے چلی جاتی تھی اور کچھ دن بعد واپس آ جاتی تھی، لیکن اس بار معاملہ انتہائی پیچیدہ تھا، وہ پورے تین سال تک میکے میں بیٹھی رہی، شوہر نے بار ہا بلایا، ساس سسر نے سمجھایا، خاندان کے بڑوں نے بیچ میں پڑ کر صلح و مصالحت کی کوشش کی، لیکن زہرا نے ایک ہی بات کہی "مجھے اب اس آدمی کے ساتھ نہیں رہنا، مجھے طلاق چاہیے، میں خلع لوں گی"، شوہر اندر ہی اندر گھٹ رہا تھا، بیوی کے اس رویے سے نہ وہ گھر کا تھا، نہ باہر کا، اپنے بچوں کی یاد اسے ہر وقت تڑپاتی تھی، وہ بچوں کی یاد میں اداس تھا، کسی کے ذریعے اسے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کا پتہ چلا تو وہ ٹوٹی ہوئی امید کے ساتھ ہمارے پاس پہنچا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور دل میں صرف ایک سوال تھا: کیا میرا گھر دوبارہ آباد ہو سکتا ہے؟ جب یہ معاملہ ہمارے سینٹر میں آیا تو ہماری سینئر کاؤنسلر گلناز میڈم نے اپنے اصول کے مطابق پہلے دونوں فریقوں کو الگ الگ سنا، محفوظ نے اپنا دل کھول کر رکھ دیا، اس نے کہا کہ "میری بیوی گھر کو گھر نہیں سمجھتی، میں صبح فجر کے بعد کام پر جاتا ہوں تو وہ سوئی رہتی ہے، کبھی اس نے محبت سے ناشتہ بنا کر نہیں دیا، بچیاں اسکول کے لیے لیٹ ہو جاتی ہیں، ان کے کپڑے بکھرے رہتے ہیں، میں تھکا ہارا گھر آتا ہوں تو کھانا میسر نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ گھر پر بنا لیا کرو تو وہ فوراً موبائل سے ہوٹل کا کھانا منگوا لیتی ہے، جس میں میری آدھی تنخواہ باہر کے کھانوں میں صرف ہو جاتی ہے اگر میں کچھ کہہ دوں تو وہ لڑنا شروع کر دیتی ہے، چیختی ہے، میری بے عزتی و تذلیل کرتی ہے، میں کیا کروں؟ میں تو بس ایک سکون بھرا گھر چاہتا تھا"، اگلے دن زہرا کو بلایا گیا، زہرا کے دل میں بھی شکایتوں کا ایک پورا دفتر تھا، لیکن گلناز میڈم نے جلد ہی محسوس کر لیا کہ اصل مسئلہ صرف کھانا، سونا یا گھر کے کام نہیں تھا، اس کے پیچھے ایک خوف اور شک چھپا ہوا ہے، زہرا نے بتایا کہ اس کا شوہر باہر کام کرتا ہے، اس کے بہت سے لوگوں سے تعلقات ہیں، وہ ہر کسی سے ہنس کر بات کرتا ہے، اس لیے اسے یقین ہے کہ اس کا ضرور کسی دوسری عورت کے ساتھ تعلق ہے، وہ کہنے لگی "عورت کی چھٹی حس ہے، مجھے محسوس ہوتا ہے، جب میں میکے چلی جاتی ہوں تو یہ گھر میں عورتوں کو بلاتے ہوں"، گلناز میڈم نے بہت نرمی سے پوچھا "بہن! کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟ کیا آپ نے کبھی اپنی آنکھوں سے کچھ دیکھا؟ موبائل میں کوئی پیغام، کوئی تصویر یا کوئی کال نظر آئی؟"، زہرا نے نفی میں جواب دیا کہا "میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے، لیکن میرا دل کہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے"، یہی وہ شک اور خوف تھا جس نے ان کے پورے گھر کو برباد کر دیا تھا، تین سال تک وہ اپنے شوہر کے موبائل کو دیکھتی رہی، موبائل میں کوئی پاس ورڈ تک نہیں تھا، ہر چیز اس کے سامنے عیاں تھی، لیکن اسے ایک بھی ایسی چیز نہیں ملی جس سے اس کے شک کی تصدیق ہوتی، پھر بھی شک ختم نہیں ہوا، تین سال تک موبائل سامنے ہونے کے باوجود جب اسے اپنے شک کی تائید میں ایک بھی ثبوت نہیں ملا بلکہ اس کا اپنا وہم تھا، یہ وہم آہستہ آہستہ اس کی زندگی پر حاوی ہو چکا تھا اور اسی نے اسے اپنے ہی گھر سے دور کر دیا تھا، گلناز میڈم نے اسے بڑی بہن کی طرح سمجھایا، انہوں نے کہا "میری پیاری چھوٹی بہن! تم اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت کو کیوں آگ لگا رہی ہو، ذرا ان دو معصوم بچیوں کے بارے میں سوچو، جنہیں ماں اور باپ دونوں کی محبت و ممتا چاہیے، اپنے شوہر سے محبت کرو، اسے عزت دو، اس کے ساتھ سکون اور اعتماد کا رشتہ قائم کرو، گھر کے چھوٹے چھوٹے کام بھی محبت سے کیے جائیں تو ان کی قدر بہت بڑھ جاتی ہے"، انہوں نے یہ بھی سمجھایا کہ شوہر کو بھی بیوی کے احساسات اور خدشات کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے، انہوں نے محفوظ سے کہا کہ "تمہاری بیوی کے دل میں خوف بیٹھ گیا ہے، اگرچہ اس کے شک کی کوئی بنیاد نہیں، لیکن اس خوف کو صرف ڈانٹ ڈپٹ کر ختم نہیں کیا جا سکتا، اسے یقین دلاؤ، اس کے ساتھ وقت گزارو، اپنے معاملات اس کے سامنے صاف رکھو اور ایسا کوئی رویہ اختیار نہ کرو جس سے اس کا شک مزید بڑھے"، دونوں کو یہ بھی سمجھایا گیا کہ ازدواجی زندگی میں صرف ایک فریق کی اصلاح کافی نہیں ہوتی؛ دونوں کو اپنے رویے پر نظر ڈالنی پڑتی ہے، ہماری کونسلر نے دونوں کے والدین کو بھی بلایا اور ان سے بھی درخواست کی کہ آپ دونوں اس معاملے میں کچھ پیچھے ہٹ جائیں اور میاں بیوی کو اپنا معاملہ خود سنبھالنے کا موقع دیں، کیونکہ بعض اوقات ضرورت سے زیادہ مداخلت چھوٹی سی چنگاری کو بھڑکتی آگ میں تبدیل کر دیتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم فرمایا، الحمدللہ، ثم الحمدللہ! وہی زہرا جو کہتی تھی کہ "مجھے طلاق چاہیے"، دوران کاؤنسلنگ ایک موقع پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس نے روتے ہوئے گلناز میڈم سے کہا "مجھ سے بہت بڑی بھول اور غلطی ہو گئی، میں نے اپنے وہم میں اپنا گھر برباد کر دیا"، اس نے اپنے شوہر سے معافی مانگی اور شوہر نے بھی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی نادانی کو بھول جانے کا بھروسہ دلایا، آج اس واقعے کو کافی وقت گزر چکا ہے، دونوں میاں بیوی اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے محبت اور سکون سے زندگی گزار رہے ہیں، جو گھر جھگڑوں کا میدان بنا ہوا تھا، وہاں معصوم بچیوں کی کلکاریاں گونج رہی ہیں، محفوظ کا بلڈ پریشر بھی اس کشمکش کے دوران بہت بڑھ گیا تھا اور صحت خراب ہو گئی تھی، لیکن زہرا کے واپس آنے اور گھر میں دوبارہ محبت سکون اور اطمینان لوٹنے کے بعد اس کی صحت بہت بہتر ہو گئی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو شک، انا سے محفوظ رکھے، میاں بیوی کے دلوں میں محبت اور اعتماد پیدا فرمائے اور جو گھر کسی غلط فہمی یا تلخی کی وجہ سے بکھرنے کے قریب ہیں، انہیں دوبارہ آباد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایس ایف سی انوائرمنٹل ٹیکنالوجی لمیٹڈ کی ابتدائی عوامی پیشکش ۲۷/اکتوبر ۲۰۲۶ء کو کھلے گی

جس میں فی ایکویٹی شیئر کی قیمت ۳۱۳/ سے ۳۳۰/روپے مقرر کی گئی ہے

Mr. Sandeep Asolkar, CMD and Mr. Amit Sawant, CFO at their IPO Launch of SFC Environmental Technologies Limited in Mumbai.

● the price band of Rs. 313/- to Rs 330/- per Equity Share of face value Rs. 2/- each.

● IPO will open on Tuesday, October 27, 2026, for subscription and close on Thursday, October 29, 2026.

● سرمایہ کار کم از کم 45 Equity Shares کیلئے بولی لگا سکتے ہیں، اور اس کے بعد 45 Equity Shares کے ضرب میں بولی دی جا سکتی ہے۔

ایس ایف سی انوائرمنٹل ٹیکنالوجی لمیٹڈ کی ابتدائی عوامی پیشکش آئی پی او منگل، ۲۷/اکتوبر ۲۰۲۶ء کو کھلے گی، جس میں فی ایکویٹی شیئر قیمت کی حد ۳۱۳/روپے سے ۳۳۰/روپے مقرر کی گئی ہے۔

Equity shares outstanding as on date 93,411,270 equity shares of Rs. 2 each.

تک Rs1,500.00 million/روپے ہے ۲ آئی پی او، جس کی قیمت کی 15,682,750 equity shares کا ایک تازہ شمارہ ہے اور فروخت کے لیے حصص یافتگان کے پروموٹرز اور دیگر فروخت کرنے والے شیئر ہولڈرز، سندیپ سدھاکر اسولکر (جو مشترکہ طور پر پریا سندیپ اسولکر اور سرکشیندرا کمار کے ساتھ مشترکہ طور پر منعقد ہوئے) گرگ، سندیپ سنبھاجی پراب، رجیش کیسوان نمبیسن، کمارا گورو مدورا کاوی، ویرا وینکٹا ستیہ نارائنا یانامانی، جے شری ہریت شاہ (ہریت پرجگی شاہ کے ساتھ مشترکہ طور پر منعقد ہوئے) اور ہاردک سریش ماتالیا۔ کمپنی نے ڈی ایس پی سنگاپور ہولڈنگز پرائیویٹ لمیٹڈ (DuPont) کے ساتھ میونسپل ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کی مارکیٹ میں ڈبلیو آر آر کے کچھ اجزاء کی بھارت میں خصوصی تقسیم کے لیے ایک خصوصی سپلائی کا معاہدہ کیا ہے۔ (Modules L20N V2 & S10N V2), CCRO technology and B50N MBR modules (MBR).

بقیہ: ماجل گاؤں میں جمعیت العرب فاؤنڈیشن کا ریاستی سطح کا اجلاس جوش و خروش کے ساتھ منعقد

ہو چکا ہے۔ جلد ہی یہ فارم فاؤنڈیشن کے ریاستی صدر کے حوالے کیے جائیں گے۔ ابوبکر باسیفت نے کہا کہ ضلع میں انتہائی کمزور معاشی حالات سے دوچار خاندانوں کی تعداد قابلِ ذکر ہے۔ یہاں پولیس بھرتی کے ساتھ مزدوروں اور نوجوانوں [illegible]

اردو اکادمی، دہلی کے تعلیمی وثقافتی مقابلوں کا آغاز

غزل سرائی کے مقابلے میں 24 اسکولوں کے 34 طلبہ وطالبات کی شرکت

نئی دہلی، 22 اکتوبر (وس)۔ اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام 15 روزہ (22 اکتوبر تا 6 نومبر 2026) تعلیمی و ثقافتی مقابلوں کا آغاز غزل سرائی کے مقابلے سے ہوا۔ واضح رہے کہ اردو اکادمی، دہلی اسکولی سطح سے لے کر یونیورسٹی تک کے طلبہ کے لیے تعلیمی، ثقافتی اور تربیتی سرگرمیوں کا باقاعدہ اہتمام کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دہلی کے اردو طلبہ کی بڑی تعداد اردو اکادمی، دہلی سے وابستہ رہتی ہے۔ یہ مقابلے ہر سال منعقد کیے جاتے ہیں اور اب یہ سلسلہ تیسری دہائی میں داخل ہو چکا ہے۔ ان مقابلوں میں دہلی کے مختلف اسکولوں سے ہزاروں طلبہ شرکت کرتے ہیں۔ ان مقابلوں میں غزل سرائی، اردو ڈراما، تقریری، فی البدیہہ تقریری، بلند خوانی، گروپ سانگ، مضمون نویسی و خطوط نویسی، اردو خوشخطی، امنگ پینٹنگ، سوال و جواب (کوئز) اور بیت بازی مقابلے شامل ہیں۔ آج غزل سرائی مقابلہ برائے سینئر سیکنڈری زمرہ (گیارہویں اور بارہویں جماعت) منعقد ہوا، جس میں 24 اسکولوں کے کل 34 طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔ اس مقابلے میں معروف شعرا جناب شکیل جمالی اور جناب معین شاداب نے بحیثیت جج اپنے فرائض انجام دیے۔ مقابلے کے اختتام پر جناب شکیل جمالی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ غزل سرائی محض اشعار پڑھنے کا نام نہیں، بلکہ شعر کے مفہوم، اس کے جذبے، زبان کی نزاکت اور الفاظ کی درست ادائیگی کو سمجھنے کا فن بھی ہے۔ آج کے مقابلے میں شریک طلبہ وطالبات نے بہترین کوشش کی اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ تاہم بعض طلبہ کی ادائیگی میں تلفظ کی خامیاں محسوس ہوئیں، جن پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری کی خوبصورتی اور اثر آفرینی کا انحصار بڑی حد تک الفاظ کے صحیح تلفظ اور واضح ادائیگی پر ہوتا ہے، اس لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے درست تلفظ، مخارج حروف اور الفاظ کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دیں تاکہ طلبہ نہ صرف اشعار کو صحیح طور پر پڑھ سکیں بلکہ ان کے مفہوم اور شعری کیفیت کو بھی موثر انداز میں پیش کر سکیں۔ جناب معین شاداب نے کہا کہ اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے اسکولی طلبا کے لیے غزل سرائی کے مقابلے کا انعقاد ایک قابل تحسین قدم ہے۔ ایسے مقابلے نئی نسل میں اردو زبان وادب سے دلچسپی پیدا کرنے اور ان کے شعری ذوق کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ طلبا نے جس اعتماد اور شوق سے غزلیں پیش کیں، وہ خوش آئند ہے۔ ان کی ادائیگی، تلفظ اور شعری فہم میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ انھوں نے طلبا کو مشورہ دیا کہ اردو حروف کی ادائیگی میں زبان کے فطری لہجے کا خیال رکھیں، کیونکہ معمولی لغزش بھی مجموعی تاثر کو متاثر کر سکتی ہے۔

ریس کورس مسجد کو انخلاء کا نوٹس واپس لیا جائے: مسلم مجلس مشاورت

فیروز احمد ایڈووکیٹ کا مسجد اور متصل قبرستان کے تحفظ، بجلی وپانی کی بحالی اور نمازیوں کی بلا روک ٹوک آمدورفت یقینی بنانے کا مطالبہ

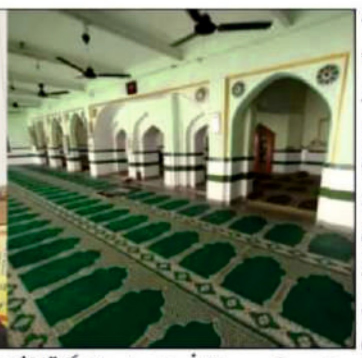

نئی دہلی:22 اکتوبر (وس)۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے نئی دہلی کی قدیم اور تاریخی ریس کورس مسجد کو مرکزی حکومت کے ادارے لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس (ایل اینڈ ڈی او) کی جانب سے انخلاء کا نوٹس جاری کیے جانے کو غیر قانونی اور غیر دستوری قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نوٹس فوری طور پر واپس لیا جائے اور مسجد کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے قومی صدر فیروز احمد ایڈووکیٹ نے اس کارروائی پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ تاریخی ریس کورس مسجد کو خالی کرانے کے نوٹس اور انہدام کے ممکنہ خطرے پر گہری تشویش ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسجد کی قانونی اور دستاویزی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے تحفظ کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں، بنیادی سہولیات بحال کی جائیں اور نمازیوں کے لیے مسجد میں آمدورفت بلا روک ٹوک یقینی بنائی جائے۔ فیروز احمد ایڈووکیٹ نے کہا کہ ریس کورس مسجد میں برسوں سے لوگ عبادت کرتے آ رہے ہیں اور یہ مسجد 1977 سے سرکاری گزٹ میں اوقاف کی جائیداد کے طور پر درج ہے۔ ایسی صورت میں متعلقہ حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسجد کی دستاویزی حیثیت اور دستیاب سرکاری ریکارڈ کو پوری سنجیدگی کے ساتھ پیش نظر رکھیں۔ انہوں نے مسجد کے ساتھ متصل قبرستان کے تحفظ کو بھی ضروری قرار دیا۔ انہوں نے مسجد کی بجلی منقطع کیے جانے اور جگہ خالی کرنے کے لیے امام مسجد پر مبینہ غیر قانونی دباؤ ڈالے جانے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ بجلی اور پانی کی سہولیات فوری طور پر بحال کی جائیں اور نمازیوں کو عبادت کے لیے مسجد آنے جانے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ اس نوعیت کے اقدامات انصاف کے تقاضوں اور عبادت گاہوں کے احترام کے منافی ہیں۔ انتظامیہ کو اپنے اقدامات کی قانونی بنیاد واضح کرنی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ نمازیوں کے مذہبی حقوق متاثر نہ ہوں۔ مشاورت کے قومی صدر نے مزید کہا کہ ریس کورس مسجد ان مساجد میں شامل ہے جنہیں انہدام کے خطرات کا سامنا ہے۔ اس صورت حال سے مسلم برادری میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے اور انتظامی کارروائیوں کے پس منظر کے حوالے سے بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے حکام پر زور دیا کہ وہ کسی بھی غیر منصفانہ فیصلے سے گریز کریں اور انتظامی اختیارات کے استعمال میں شفافیت، غیر جانب داری اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنائیں۔ ان کے مطابق انتظامی اختیارات کا استعمال فرقہ وارانہ سیاست یا اقلیتوں کے خلاف نفرت کو فروغ دینے کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے اپنے مطالبے کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ریس کورس مسجد اور اس سے متصل قبرستان کو تحفظ فراہم کیا جائے، بجلی اور پانی سمیت بنیادی سہولیات بحال کی جائیں، نمازیوں کی بلا روک ٹوک آمدورفت یقینی بنائی جائے اور انہدام یا بے دخلی سے متعلق کارروائیوں کو قانونی صورت حال واضح ہونے تک روکا جائے۔ مجلس مشاورت نے مرکزی حکومت اور دہلی حکومت سے بھی اپیل کی کہ مسجد کی دستاویزی حیثیت اور متعلقہ ریکارڈ کو ملحوظ رکھتے ہوئے معاملے کو قانونی تقاضوں کے مطابق شفاف انداز میں حل کیا جائے۔ بیان میں کہا گیا کہ ملک میں مساوات، عوامی اعتماد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام عبادت گاہوں کو قانون کے مطابق یکساں تحفظ فراہم کیا جائے۔

ڈانڈیا میں مسلم باؤنسر کو نشانہ بنانے پر تنازعہ

حیدرآباد، 22 اکتوبر (وس)۔ حیدرآباد کے نادرگل میں واقع ایک انجینئرنگ کالج میں منعقدہ ڈانڈیا پروگرام سے متعلق ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے، جس میں چند نوجوان ایک مسلم باؤنسر سے سوال کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں کہ یہ ہندوؤں کا پروگرام ہے، تو تم یہاں کیوں آئے ہو؟ اطلاعات کے مطابق، کالج میں منعقدہ ڈانڈیا تقریب کے دوران منتظمین نے سیکیورٹی کیلیے باؤنسرز تعینات کیے تھے، جن میں فرید نامی ایک مسلم باؤنسر بھی شامل تھا۔ اسی دوران چند نوجوانوں نے اسے مذہب کی بنیاد پر نشانہ بناتے ہوئے سوالات کیے اور سخت لہجے میں بات کی۔ نوجوانوں کا کہنا تھا کہ سوشل میڈیا پر یہ مہم چل رہی ہے کہ ہندوؤں کے تہواروں میں مسلم باؤنسرز کو نہیں آنا چاہیے، پھر وہ اس پروگرام میں کیوں آیا ہے؟ اس معاملے میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مذہبی تقریبات میں شرکت، اپنے مذہب کی روایات پر عمل اور دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام، ان سب معاملات کو سمجھ داری اور ذمہ داری کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پروگرام میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی انجام دینے کے لیے منتظمین کی جانب سے مقرر کیا گیا ہے، تو محض اس کے مذہب کی بنیاد پر اسے روکنا، اس کی تذلیل کرنا یا اسے ہراساں کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر منتظمین کو کسی معاملے پر اعتراض ہو تو وہ خود اس سے بات کر سکتے ہیں، لیکن کسی کو مذہب کے نام پر نشانہ بنانا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ مسلم مردوں کو ہندوؤں کے مذہبی پروگراموں میں شرکت نہیں کرنی چاہیے، تو پھر یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ مسلم لڑکیوں کے ڈانڈیا پروگراموں میں شرکت کے معاملے پر خاموشی کیوں اختیار کی جاتی ہے؟ کیا مذہبی اصولوں اور اعتراضات کا معیار صرف مسلم نوجوانوں کے معاملے میں الگ ہو جاتا ہے؟ دوسری جانب، اسی ایم وی ایس آر انجینئرنگ کالج میں 17 اکتوبر کو منعقدہ ڈانڈیا تقریب کے دوران ایک عارضی لوہے کا ڈھانچہ گرنے سے ایک طالبہ کی موت ہو گئی تھی، جبکہ 22 دیگر افراد زخمی ہوئے تھے۔ پولیس نے اس معاملے کی تحقیقات کے دوران منتظمین کی مبینہ لاپروائی کو حادثے کی وجہ قرار دیا۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق، ڈھانچے کی تعمیر میں چار ستونوں کے بجائے صرف دو ستون استعمال کیے گئے تھے۔

حکومت کی اسکیموں اور فلاحی کاموں کی معلومات عام لوگوں تک پہنچائیں: وزیر اعلیٰ

پٹنہ، 22 اکتوبر (وس)۔ بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے حکومت کی اسکیموں، ترقیاتی کاموں اور عوامی فلاح وبہبود کے اقدامات کی معلومات عام لوگوں تک پہنچانے اور عوامی مسائل پر فوری کارروائی یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جمعرات کے روز لوک سیوک اواس واقع 'سنکلپ' سبھا گار میں محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ کے جائزہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ یہ محکمہ حکومت اور عوام کے درمیان ایک اہم کڑی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ عوامی مفاد سے متعلق معلومات بروقت لوگوں تک پہنچیں اور ان کے مسائل کے حل کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اسکیموں، کامیابیوں اور ترقیاتی کاموں کی معلومات آسان اور موثر انداز میں عوام تک پہنچائی جائیں، تاکہ لوگ ان اسکیموں سے واقف ہو سکیں اور جلد از جلد ان کا فائدہ اٹھا سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے ترقیاتی کاموں، امن وقانون کی صورت حال اور عوامی مفاد کے دیگر اہم معاملات کی نگرانی کے لیے کوئک رسپانس ٹیم کو فعال بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ منفی اور گمراہ کن خبروں پر بھی فوری کارروائی کے لیے موثر نظام تیار کیا جائے۔ انہوں نے صحافیوں کی پنشن اسکیم سے متعلق قواعد وضوابط کی معلومات عام کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ صحافیوں کو اس اسکیم کے بارے میں مکمل جانکاری ملنی چاہیے، تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے سوشل میڈیا پر عوام کی جانب سے پیش کی جانے والی شکایات اور تجاویز کا موثر تجزیہ کرنے اور ان پر حکومت کی جانب سے کی جانے والی کارروائی کی معلومات بھی لوگوں تک پہنچانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ جاتی، ضلع اور پنچایت سطح پر عوامی رائے، تجاویز اور شکایات کے بہتر انتظام اور نگرانی کا نظام یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے بہار کی تہذیب وثقافت کو عالمی سطح پر فروغ دینے پر بھی زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دیگر ریاستوں اور بیرون ملک رہنے والے بہار کے لوگوں سے رابطہ قائم کیا جائے، ان سے ریاست کے بارے میں رائے لی جائے اور بہار کی خصوصیات کے ساتھ ترقیاتی کامیابیوں سے بھی انہیں واقف کرایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار کے شاندار ماضی کو دوبارہ زندہ کرنا اور ریاست کو خوشحال بنانا حکومت کا مقصد ہے،

راہل گاندھی پر بی جے پی کا سخت حملہ، 'رجیم چینج' کے بین الاقوامی نیٹ ورک سے تعلقات پر سوالات

نئی دہلی، 22 اکتوبر (وس)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ملک میں افراتفری پھیلانے اور منتخب حکومتوں کو غیر مستحکم کرنے کی کوششوں کے تار مختلف ممالک میں اقتدار کی تبدیلی کی ایک بین الاقوامی مہم سے جڑے ہونے کے انکشافات پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ پارٹی نے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے اس نیٹ ورک سے مبینہ مشتبہ تعلقات کی جامع تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کے طرز عمل کو ''غیر ذمہ دارانہ اور بچکانہ' قرار دیتے ہوئے سخت تنقید کی ہے۔ بی جے پی کے قومی ترجمان گورو بھاٹیا نے جمعرات کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں افراتفری پھیلانے اور منتخب حکومتوں کو غیر مستحکم کرنے کی کوششوں کے پیچھے بین الاقوامی سطح پر سرگرم نیٹ ورک کے کردار کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ انہوں نے فاکس نیوز کی ایک ڈیجیٹل تحقیقاتی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ فرانس سمیت متعدد ممالک میں 'رجیم چینج' یعنی اقتدار کی تبدیلی کے لیے افراتفری اور احتجاجی مظاہروں کے استعمال کے الزامات کے تار ہندوستان میں جاری سیاسی سرگرمیوں سے بھی جڑتے ہیں۔ گورو بھاٹیا نے راہل گاندھی کو غیر ذمہ دار اور بچکانہ قرار دیا اور ان کے لیے 'غدار' اور 'میر جعفر' جیسے الفاظ استعمال کیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے قائد حزب اختلاف سے ذمہ دارانہ طرز عمل کی توقع کی جاتی ہے۔ ان کے مطابق، رپورٹ میں نو ممالک میں سرگرم 110 تنظیموں پر مشتمل ایک نیٹ ورک کا ذکر کیا گیا ہے، جسے 'ریڈ گرین ایکو سسٹم آف پروٹسٹ' کہا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس نیٹ ورک کے ذریعے منتخب حکومتوں کو غیر مستحکم کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ تاہم، ان الزامات اور مبینہ نیٹ ورک کے کردار کی آزادانہ تصدیق ضروری ہے۔

انڈین الائنس پیرس کے کردار پر سوالات

گورو بھاٹیا نے فرانس میں قائم تنظیم 'انڈین الائنس پیرس' کا ذکر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اس تنظیم نے 16 اکتوبر 2026 کو راہل گاندھی سے متعلق احتجاج اور ان کی حراست کے واقعات سے وابستہ مواد کو سوشل میڈیا پر نمایاں طور پر نشر کیا۔ ان کے مطابق، تنظیم نے متعلقہ ویڈیوز شیئر کیں اور راہل گاندھی کے بیانات اور ان کی حراست سے متعلق خبروں کی بڑے پیمانے پر تشہیر کرتے ہوئے ہندوستانی جمہوریت پر تنقید کی۔ بی جے پی ترجمان نے سوال اٹھایا کہ ہندوستان میں ہونے والے سیاسی احتجاج کو غیر ملکی تنظیمیں بین الاقوامی سطح پر کس مقصد کے تحت اجاگر کرتی ہیں۔ انہوں نے اسے ہندوستان کے داخلی معاملات میں بیرونی مداخلت سے متعلق ایک سنگین معاملہ قرار دیا۔ بھاٹیا نے 'پروگریسیو انٹرنیشنل' نامی تنظیم کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ خود کو بین الاقوامی سطح پر سرگرم سرمایہ داری مخالف تنظیم قرار دیتی ہے۔ فاکس نیوز کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ فرانس، اسپین، البانیہ اور ہندوستان میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں کے تناظر میں اس تنظیم کے کردار پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ انہوں نے کانگریس کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کی گئی ایک تصویر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 28 اپریل 2025 کو سونیا گاندھی اور راہل گاندھی نے نئی دہلی میں واقع 10 جن پتھ پر پروگریسیو انٹرنیشنل کے ایک وفد سے ملاقات کی تھی۔ بھاٹیا نے سوال کیا کہ اس ملاقات میں کن امور پر تبادلہ خیال ہوا تھا اور اس کا مقصد کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بین الاقوامی تنظیم کے وفد سے ملاقات بذات خود غلط نہیں ہے، لیکن اگر کسی تنظیم پر ہندوستان میں عدم استحکام پیدا کرنے کی کوششوں میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کیے جا رہے ہوں تو اس کے ساتھ سیاسی روابط کے بارے میں شفافیت ضروری ہے۔ بی جے پی ترجمان نے شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رہنما سنجے راوت کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے اپوزیشن پر آئینی اداروں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے امریکی ارب پتی جارج سوروس کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ ملک کے جمہوری نظام کے اہم ستون ہیں۔ ان اداروں کے وقار اور عوام کے اعتماد کو برقرار رکھنا تمام سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ہے۔ بھاٹیا نے سپریم کورٹ کے احاطے میں راہل گاندھی کی سرگرمیوں پر بھی سوالات اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی نے عرضی دائر کرنے کے نام پر شام چھ سے سات بجے کے درمیان سپریم کورٹ کے احاطے میں داخلہ لیا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ جمہوریت میں احتجاج کرنا ہر شہری کا حق ہے، لیکن احتجاج کے نام پر آئینی اداروں کے وقار کو مجروح نہیں کیا جانا چاہیے۔

وارانسی میں تین روزہ میگا ایئر شو کا آغاز؛ طیاروں نے اپنی قوت کا مظاہرہ کیا

وارانسی، 22 اکتوبر (وس)— بنارس جو ایک روحانی شہر اور وزیر اعظم نریندر مودی کا پارلیمانی حلقہ ہے میں دریائے گنگا کے کنارے 'نمو گھاٹ' پر جمعرات کو انڈین ایئر فورس (بھارتی فضائیہ) کے تین روزہ میگا ایئر شو کا آغاز ہوا۔ تقریب کے پہلے دن، تین 'کرن' طیارے 'وکٹری' فارمیشن یعنی 'وی' کی شکل، جو فتح کی علامت ہے میں نمودار ہوئے، جس نے گنگا کے دونوں کناروں پر موجود ہزاروں تماشائیوں کو مسحور کر دیا۔ تقریب کا آغاز ثقافتی پروگراموں سے ہوا، جس میں 'منی کرنیکا' کی ابتدا کی عکاسی اور اس کے بعد قوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس کے بعد 'دشا شو' ٹیم نے ایک شاندار پروگرام پیش کیا گیا۔ ایک سی۔17 گلوب ماسٹر طیارے نے، 'نو سوریہ کرن ہاک' طیاروں کے ہمراہ، نمو گھاٹ پر مرکزی اسٹیج کے اوپر سے ایک شاندار 'فلائی پاسٹ' کیا۔ مشہور 'سوریہ کرن ایروبیٹک ٹیم' نے بھی دریائے گنگا کے اوپر آسمان میں ایک سنسنی خیز مظاہرہ پیش کیا۔ اسکے علاوہ بھارتی فضائیہ اور فوج کے زیر استعمال تین اے ایل ایچ مارک III ہیلی کاپٹر بھی فضاؤں میں بلند پرواز کرتے دکھائی دیے۔'

محمد کویا نے کیرالہ میں تعلیم کے فروغ اور سو فیصد خواندگی کے لیے تاریخی خدمات انجام دیں: مولانا نثار احمد نقشبندی

قائدِ ملت سینٹر، نئی دہلی میں انڈین یونین مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام سابق وزیر اعلیٰ ووزیر تعلیم محمد کویا کی حیات وخدمات پر خصوصی پروگرام کا انعقاد

نئی دہلی، 22 اکتوبر (وس)۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے زیر اہتمام کیرلا کے سابق وزیر اعلیٰ اور سابق وزیر تعلیم محمد کویا کی حیات وخدمات پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد قائدِ ملت سینٹر، دریا گنج، نئی دہلی میں کیا گیا۔ پروگرام میں محمد کویا کی سیاسی، تعلیمی، سماجی اور ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور کیرلا کی تعلیمی ترقی میں ان کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ حارث بیران، انڈین یونین مسلم لیگ کے نیشنل سکریٹری خرم انیس عمر، مولوی معین الدین صاحب، نور، شمس، عبدالحلیم اور انڈین یونین مسلم لیگ دہلی پردیش کے صدر مولانا نثار احمد نقشبندی سمیت دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نثار احمد نقشبندی نے کہا کہ محمد کویا کی زندگی تعلیم کے فروغ، سماجی ترقی اور عوامی خدمت کے جذبے سے عبارت تھی۔ انہوں نے کیرلا میں وزیر تعلیم کی حیثیت سے متعدد اہم اقدامات کیے اور ریاست کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مولانا نقشبندی نے کہا کہ محمد کویا نے مذہب وملت کی تفریق سے بالاتر ہو کر عوام کی تعلیمی ترقی کے لیے کام کیا اور کیرلا میں خواندگی کے فروغ کی کوششوں کو نئی جہت عطا کی۔ ان کی تعلیمی پالیسیوں اور عوامی فلاح کے اقدامات نے ریاست میں تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے نیشنل سکریٹری خرم انیس عمر نے اپنے خطاب میں محمد کویا کی سیاسی بصیرت، تنظیمی صلاحیتوں اور تعلیمی میدان میں ان کی خدمات کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ محمد کویا نے اپنی سیاسی زندگی کو عوامی خدمت اور سماجی ترقی کے لیے وقف کیا۔ خرم انیس عمر نے کہا کہ محمد کویا کی زندگی نئی نسل، خصوصاً سیاسی اور سماجی میدان میں کام کرنے والے افراد کے لیے ایک اہم مثال ہے۔ ان کی خدمات سے یہ سبق ملتا ہے کہ عوامی نمائندگی محض عہدہ حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ عوام کی ضروریات کو سمجھنے، ان کے مسائل حل کرنے اور معاشرے کی بہتری کے لیے مسلسل جدوجہد کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ محمد کویا کے تعلیمی وسماجی مشن کو آگے بڑھانا ہی ان کے لیے حقیقی خراجِ عقیدت ہوگا۔ راجیہ سبھا رکن حارث بیران نے بھی محمد کویا کی حیات وخدمات پر اظہارِ خیال کیا۔ انہوں نے ان کی سیاسی جدوجہد، عوامی خدمت اور ریاست کی تعلیمی ترقی میں ان کے کردار کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ایسی شخصیات کی زندگی اور کارناموں سے نئی نسل کو واقف کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پروگرام میں شریک دیگر معززین نے بھی محمد کویا کی حیات وخدمات کو یاد کرتے ہوئے تعلیم کے فروغ، سماجی ہم آہنگی اور عوامی فلاح کے لیے ان کے کردار کو سراہا۔ پروگرام کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی تعمیر وترقی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے اور اس میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کی جدوجہد کو یاد رکھنا اور ان کے مشن کو آگے بڑھانا اجتماعی ذمہ داری ہے۔

نوئیڈا میں سڑک کے مختلف حادثات میں ٹرک ڈرائیور سمیت چار افراد ہلاک

نوئیڈا، 22 اکتوبر (وس)۔ نوئیڈا کے مختلف مقامات پر سڑک کے الگ الگ حادثات میں ایک نامعلوم شخص سمیت چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ پولیس ان واقعات کی تفتیش کر رہی ہے۔ دنکور پولیس اسٹیشن کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) منوج کمار سنگھ نے بتایا کہ گزشتہ رات ایسٹرن پیریفرل ایکسپریس وے پر، راجستھان میں رجسٹرڈ ایک ٹرک، پلول سے کاسنا کی طرف جانے والے ایک دوسرے ٹرک سے ٹکرا گیا۔ راجستھان کے ٹرک کا ڈرائیور، 36 سالہ فخر الدین (ولد جمو)، جو الور ضلع کا رہائشی تھا، شدید زخمی ہو گیا۔ اسے علاج کے لیے ہسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں بعد ازاں وہ چل بسا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی، لاش کو اپنی تحویل میں لیا اور اسے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ متوفی کے اہل خانہ کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر تفتیش جاری ہے۔ سیکٹر 58 پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او امت کمار نے بتایا کہ آج صبح پولیس کو اطلاع ملی کہ کانپور ضلع کے رہائشی برج کشور کے بیٹے یوگیندر کمار رائے (25 سال) کو، جو سیکٹر 59 کے قریب اپنے ایک دوست کے ساتھ سڑک پار کر رہے تھے، ایک نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی۔

پنجاب پر بولنے سے پہلے بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں نشہ ختم کر کے دکھائیں امت شاہ: اروند کیجریوال

نئی دہلی، 22 اکتوبر (وس)۔ عام آدمی پارٹی نے بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں کھلے عام جاری منشیات کے کاروبار کو لے کر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر سخت حملہ کیا ہے۔ پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے بہار میں شراب بندی کے باوجود غیر قانونی نشہ آور اشیا کے کاروبار میں اضافے سے متعلق ایک میڈیا رپورٹ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کرتے ہوئے امت شاہ کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے امت شاہ سے سوال کیا کہ بہار، گجرات، راجستھان اور گوا میں تو بی جے پی کی ہی حکومتیں ہیں، پھر وہاں نشہ کیوں ختم نہیں ہو رہا ہے؟ کیا وہاں نشہ ختم کرنے کی کوئی آخری تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے؟ انہوں نے امت شاہ سے پوچھا کہ کیا وہ بہار کی طرح پنجاب میں بھی نشہ ختم کرنے کی بات کر رہے ہیں؟ اروند کیجریوال نے کہا کہ پنجاب کے بارے میں بات کرنے سے پہلے امت شاہ کو بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں نشہ ختم کر کے دکھانا چاہیے۔ بہار میں منشیات کے بڑھتے کاروبار پر عام آدمی پارٹی نے امت شاہ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بہار میں بی جے پی کی حکومت گزشتہ 20 سال سے ہے۔ آخرکار آپ لوگوں نے بہار کو بھی اڑتا بہار بنا ہی دیا۔ ہمیشہ کی طرح آپ کو شرم بھی نہیں آ رہی ہوگی۔ 2007 سے 2017 کے درمیان پنجاب میں آپ لوگوں نے شرومنی اکالی دل کے ساتھ مل کر جس طرح منشیات کی اسمگلنگ کو فروغ دیا، ایک پوری نسل کو برباد کیا اور اب پنجاب آ کر بڑے بڑے دعوے کر رہے ہیں۔ منشیات کے معاملے پر آپ کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ ملک کو جواب دیجیے کہ بہار کب نشہ سے پاک ہوگا؟ اور ہاں، اس بار شتر مرغ کی طرح زمین میں اپنا سر مت چھپا لیجیے گا۔ عام آدمی پارٹی نے کہا کہ بھگونت مان حکومت کی قیادت میں ہم نے ایک محفوظ پنجاب کا وعدہ کیا تھا اور ہم اس وعدے کو پورا کر رہے ہیں۔ 2022 سے اب تک منشیات سے متعلق معاملات میں 1.27 لاکھ سے زیادہ گرفتاریاں کی گئی ہیں، 7,260 کلوگرام سے زیادہ ہیروئن ضبط کی گئی ہے اور جرائم پیشہ افراد کے 1,288 نیٹ ورکس کا پردہ فاش

جل بورڈ میں بدعنوانی کے لیے ایک ہی کام کے چار ٹینڈر جاری کیے گئے: سوربھ بھاردواج

نئی دہلی، 22 اکتوبر (وس)۔ عام آدمی پارٹی نے ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جمنا میں جھاگ ختم کرنے کے لیے ڈی فومنگ کا ٹینڈر جاری کرنے پر بی جے پی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ پارٹی کے ریاستی صدر سوربھ بھاردواج نے کہا کہ دہلی جل بورڈ نے بدعنوانی کے مقصد سے ایک ہی کام کے چار ٹینڈر جاری کیے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر ایک ہی بڑا ٹینڈر جاری کیا جاتا تو اس کے لیے حکومت کو ڈی جے بی کے ممبر واٹر سے منظوری لینی پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ کمپنیوں کو ٹینڈر بھرنے کے لیے 21 دن کے بجائے صرف پانچ دن کا وقت دیا گیا۔ یہی نہیں، پری بڈ میٹنگ کے لیے بھی بہت کم وقت دیا گیا، تاکہ پسندیدہ کمپنی کے علاوہ دوسری کمپنیاں حصہ نہ لے سکیں۔ اس طرح حکومت کے ساتھ ملی بھگت کے نتیجے میں آئیکون کمپنی نے ٹینڈر کھلنے سے پہلے ہی اپنا سیٹ اپ لگا دیا۔ جمعرات کو آپ کے دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سوربھ بھاردواج نے کہا کہ جب سے دہلی میں بی جے پی کی حکومت بنی ہے، تب سے ٹینڈروں میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں کی جا رہی ہیں۔ 700 کروڑ روپے کے صحت گھوٹالے میں بھی یہی بات سامنے آئی تھی کہ ٹھیکے داروں کے ساتھ مل کر ٹینڈر اس طرح تیار کیے جاتے ہیں کہ پہلے ہی طے ہو جاتا ہے کہ ٹھیکہ کس کو دیا جائے گا اور اس سے کتنے بڑے کمیشن کی وصولی ہوگی۔ اسی حساب سے ٹینڈر تیار کیا گیا تھا اور اینٹی کرپشن برانچ (اے سی بی) نے بھی اپنی ایف آئی آر میں اس بات کا ذکر کیا تھا۔ سوربھ بھاردواج نے بتایا کہ بدھ کے روز ہم کالندی کنج گھاٹ پر گئے اور میڈیا کو دکھایا کہ کس طرح جمنا کے جھاگ کو ختم کرنے کے لیے کروڑوں روپے کا ٹینڈر جاری کیا گیا ہے، لیکن وہ ابھی کھلا بھی نہیں تھا۔ ٹینڈر کھلنے سے تین دن پہلے ہی آئیکون انسٹرومنٹس کمپنی کا ٹھیکے دار وہاں پہنچ کر کام شروع کر چکا تھا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ جل بورڈ نے ٹھیکے دار کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ ٹھیکہ اسی کو ملنے والا ہے۔ جل بورڈ اور ٹھیکے دار کے درمیان پہلے ہی ملی بھگت ہو چکی تھی۔ گھاٹ پر موجود ایک انجینئر سے جب ہم نے پوچھا کہ اسے کس نے بھیجا ہے تو اس نے بتایا کہ اسے جل بورڈ نے بھیجا ہے اور وہ آئیکون انسٹرومنٹس کے لیے کام کرتا ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ جل بورڈ کے کوالٹی ایشورنس شعبے کے ڈائریکٹر ڈرگن نے اسے کام شروع کرنے کے لیے کہا ہے۔ یہی کوالٹی ایشورنس شعبہ جھاگ ختم کرنے کے لیے استعمال ہونے والے کیمیکل کا استعمال اور اس کی جانچ کرتا ہے۔ سوربھ بھاردواج نے کہا کہ ایک کام کے لیے زیادہ سے زیادہ ایک یا دو ٹینڈر ہونے چاہییں تھے، لیکن جل بورڈ نے اس کے لیے چار الگ الگ ٹینڈر جاری کیے۔ میری اطلاع کے مطابق، اگر یہ ایک ہی ٹینڈر رہتا تو اس کی مالیت اتنی زیادہ ہو جاتی کہ اس کے لیے جل بورڈ کے ممبر واٹر کی سطح پر منظوری لینا ضروری ہوتا۔ چونکہ اس ٹینڈر میں بے ضابطگیاں تھیں اور ٹھیکے دار پہلے ہی طے تھا، اس لیے ممبر واٹر نے اپنے طور پر منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ اسی وجہ سے ایک ہی ٹینڈر کو چار حصوں میں تقسیم کر کے (شارٹ این آئی ٹی نمبر 5، 6، 7 اور 8) جاری کیا گیا۔

اردو یونیورسٹی میں خاتون دستکاروں کے لیے دھنک بازار کا انعقاد

حیدرآباد، 22 اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مانو انجمن خواتین اور صفاء کے اشتراک سے دھنک بازار کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر اردو یونیورسٹی نے اس بازار کا افتتاح انجام دیا۔ انہوں نے خاتون صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی اور مقامی ٹیلنٹ کو فروغ دینے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کی ستائش کی۔ اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد خواتین میں تجارت کے فروغ کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔ مسز عرشیہ حسن، صدر، مانو انجمن خواتین اور محترمہ روبینہ نفیس فاطمہ، ڈائرکٹر و بانی صدر صفا کی نگرانی میں نے اس دھنک بازار کا اہتمام کیا گیا۔ قبل ازیں دھنک بازار کے افتتاحی پروگرام میں پروفیسر وقار النسائ، جنرل سکریٹری مانو انجمن خواتین نے حاضرین کا استقبال کیا۔ جبکہ پروفیسر فریدہ صدیقی، نائب صدر نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر محسنہ انجم انصاری نے دھنک بازار کی افتتاحی تقریب کی کارروائی چلائی۔ اس موقع پر وائس چانسلر نے مانو انجمن خواتین (MAK) کے ویب پیج کا افتتاح بھی کیا۔ جسے محترمہ ندا یاسمین، سکریٹری (تشہیر)، MAK نے تیار کیا تھا۔

دھنک بازار میں خواتین کے تیار کردہ دستکاری، روایتی مصنوعات، کھانے کی اشیاء اور ثقافتی اشیاء شامل تھیں جن کے مختلف اسٹالس لگائے گئے تھے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس نمائش کا مشاہدہ کیا اور شائقین کی بڑی تعداد نے ان متنوع اشیاء کی خریداری کرتے ہوئے ان خاتون تاجروں اور دستکاروں کی حوصلہ افزائی کی۔

عقل کو ساتھ لئے پھرتا ہے، تجھ سے ہوگا نا پیار رہنے دے۔ مضطر بسولوی

بدایوں۔ آشتوش/ ہندستان نیوز بیورو۔ مشہور شاعر پٹن خاں فہمی کی دوسری برسی پر انجمن آتی کے زیر اہتمام حاجی صغیر احمد کی صدارت و شری دت شرما مضطر کی نظامت میں کامیاب مشاعرہ کا انعقاد قصبہ بسولی کے پٹھان ٹولہ میں کیا گیا۔ جسمیں پسند کئے گئے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

ع۔ وہ بنا مرضی بھلانا پڑ رہے ہیں،
بہت آنسو بہانا پڑ رہے ہیں۔ مشکور احمد نظمی
ع۔ عشق میں امتحان کے آگے،
ذرہ نکلے چٹان کے آگے۔ امیر الدین امیر
ع۔ دفعتن چپ ہو گئے حضرت آتی مگر،
آپکی آواز گونجے گی فضاں میں عمر بھر۔ ماجد سلمان
ع۔ ہمدم پتہ چلے گا تجھی پارسائی کا،
جب آئنہ کے روبرو لاؤ گے زندگی۔ مشہود خاں ہمدم
ع۔ جب سہارا چھن گیا تو ہوش فوراً آ گیا،
اب بہت مصروف ہوں چاک گریباں سینے میں۔ شبر خاں شبر
ع۔ یہ جو آنکھوں میں گرم پانی ہے،
سب تیرے پیار کی نشانی ہے۔ فرید ادریسی
ع۔ حسن کو دیکھنے کی چاہت میں،
انگلیاں تراش بیٹھے ہیں۔ فہیم آمر
ع۔ وقت کی چارہ سازیاں آہت،
زخم ناسور ہو گیا دل کا۔ انکیش پاٹھک آہت

موقع پر شاہنواز صاحب، دیپک ساہنی، ششانک اگروال، آئی ایم خان کے علاوہ متعدد سامعین کی موجودگی رہی۔